Postal Reg. No. PB\0154\2003 TO 2005

1504.
Er. M.Salam,
Dpty. Chief Engineer (P&M)Elect.
HPSEB Vidyut Bhawan,
Shimla - 171004 (H.P.)

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم   نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 52

شمارہ 28

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ £ یا
40 امریکن ڈالر
بذریعہ بحری ڈاک
10 پونڈ £

14 جمادی اول 1423 ہجری 15 وفا 1382 ہش 15/ جولائی 2003ء

اخبار احمدیہ

قادیان 12 جولائی 2003ء (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ کل حضور انور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی صفت سمیع کی تفصیل بیان فرمائی۔

احباب جماعت پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں کرتے رہیں اللہ تعالیٰ ہر آن حضور کا حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔

مجھے یہ معلوم کرکے بہت خوشی ہوئی ہے کہ قادیان میں نو مبائعین طلباء و طالبات کی 15 روزہ تربیتی کلاس ہو رہی ہے

خدا کرے آپ اپنے اندر ایک ایسی پاک تبدیلی پیدا کرنے والے ہو جائیں کہ جب آپ اپنے گھروں کو واپس لوٹیں تو آپ کے گھر والے دوست اور رشتہ دار محسوس کریں کہ آپ مرکز احمدیت قادیان سے نکھر کر آئے ہیں

پیغام سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برائے پندرہ روزہ تربیتی کلاس نو مبائعین قادیان

قادیان دارالامان میں مورخہ ۵ تا ۲۰ جون ۲۰۰۳ میں صوبہ پنجاب، ہماچل، ہریانہ، اترانچل اور اجستھان سے آئے ہوئے نو مبائعین طلبا و طالبات کی ۱۵ روزہ تربیتی کلاس منعقد ہوئی اس موقعہ پر سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز پیغام سے نوازا جو کہ کلاس کی اختتامی تقریب کے موقعہ پر ۲۰ جون کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے پڑھ کر سنایا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر

لندن
19.6.2003
1382

میرے پیارے عزیزان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی ہے کہ آج کل قادیان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے صوبہ پنجاب و ہماچل ہریانہ اترانچل وراجستھان سے آئے ہوئے نو مبائعین طلباء و طالبات کی پندرہ روزہ تربیتی کلاس ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ ان خوش قسمت لوگوں میں شامل ہیں جن کے بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ (التوبہ)

یعنی مومنو کے لئے ممکن نہیں تھا کہ وہ تمام کے تمام اکٹھے نکل کھڑے ہوں۔ پس ایسا کیوں نہیں ہوتا کہ ان کے ہر فرقہ میں سے ایک گروہ نکل کھڑا ہو تاکہ وہ دین کا فہم حاصل کریں اور وہ اپنی قوم کو خبردار کریں جب وہ ان کی طرف واپس لوٹیں تاکہ شاید وہ (ہلاکت سے) بچ جائیں۔

یہ کلاس اب اپنے اختتام کو پہنچ رہی ہے۔ اللہ کرے آپ نے ان دنوں میں وہ کچھ حاصل کیا ہو جن سے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تعلیم کے نور کو آپ اپنے اوپر لاگو کرنے والے بھی ہوں اور اس نور سے انسانیت کو بھی منور کرنے والے ہوں۔ نیز نیکی کی جو باتیں آپ نے سیکھی ہیں ان کو آپ اپنی عملی زندگی کا حصہ بنائیں۔

خدا کرے آپ اپنے اندر ایک ایسی پاک تبدیلی پیدا کرنے والے ہو جائیں کہ جب آپ اپنے گھروں کو واپس لوٹیں تو آپ کے گھر والے دوست عزیز اور رشتہ دار آپ کو دیکھ کر یہ نمایاں طور پر محسوس کریں کہ آپ مرکز احمدیت قادیان سے نکھر کر آئے ہیں اور ان میں بھی شوق پیدا ہو کہ وہ بھی اس حسین تعلیم کے نور کو حاصل کرنے اور اپنے اوپر لاگو کرنے کی ایک تڑپ کے ساتھ مرکز سلسلہ میں آئیں۔ خدا تعالیٰ آپ کو خیریت سے واپس لے جائے اور ہر آن آپ کے ساتھ ہو۔ آپ کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔

آمین یارب العالمین۔ فقط والسلام   خاکسار

مرزا مسرور
خلیفۃ المسیح الخامس

منیر احمد حافظ آبادی ایم-اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

نفرت کی آندھی ـــ خدا کیلئے اسے روکو!

—((4))—

گزشتہ گفتگو میں ہم عرض کررہے تھے کہ بعض ہندوؤں اور مسلمانوں کی بلاوجہ یہ عادت بن چکی ہے کہ اپنے اپنے ہم مذہب بادشاہوں یا راجاؤں کی تعریفیں کرتے رہتے ہیں اور ان کو ایک قابل عمل رہنما کے طور پر پیش کرتے ہیں حالانکہ کوئی بھی بادشاہ یا راجہ ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ اسکی زندگی کا ہر پہلو کسی نبی یا رسول کی طرح نیک نمونہ اور قابل عمل ہو۔ کجا یہ کہ اس کی زندگی کو لیکر ہم ایک دوسرے سے لڑتے پھریں۔

بعض مسلمان اورنگ زیب عالمگیر کی تعریف میں غلو سے کام لیتے ہیں اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس کی زندگی کے ہر پہلو کو قابل عمل سمجھتے ہیں حالانکہ یہ بات سرے سے غلط اور انصاف کے خلاف ہے ہم جانتے ہیں کہ اورنگ زیب عالمگیر ایک مذہبی انسان اور ایک نیک دل بادشاہ تھا لیکن اس کی زندگی کا ہر پہلو ہرگز ایسا نہیں ہوسکتا جس کو لیکر ہم بلاوجہ اس کے حق میں یا خلاف بحثیں کرتے رہیں اور وکالتیں کرتے پھریں۔ اسی طرح بعض ہندوؤں کو بلاوجہ شوق ہے کہ وہ شیواجی کی تعریفوں کے پل باندھیں اور اس کی زندگی کو اپنے لئے قابل عمل نمونہ سمجھیں اور اس کے حوالہ سے مسلمانوں سے بلاوجہ کی نفرت وحقارت کریں۔ حالانکہ شیواجی کی زندگی شری رام چندر جی یا شری کرشن جی کے مقابل کی ہرگز نہیں ہوسکتی۔

چونکہ مسلم بادشاہوں میں زیادہ تر نشانۂ اعتراض اورنگ زیب عالمگیر کی ذات ہے لہٰذا ہم اس موقع پر کچھ تفصیل سے اورنگ زیب عالمگیر اور شیواجی کے متعلق تحریر کرتے ہیں۔ ان ہر دو فرمانرواؤں کا زمانہ ایک ہی ہے اورنگ زیب عالمگیر جیسا کہ سب جانتے ہیں ایک لحاظ سے مغل حکومت کا آخری فرمانروا تھا اُس نے اپنے دور حکومت میں اپنے والد شاہجہاں اور اپنے بھائی داراشکوہ سے جنگیں مول لیں۔ اگرچہ کہا جاتا ہے کہ وہ ایک مذہبی انسان تھا لیکن توسیع پسندی کی بادشاہی فطرت اس میں موجود تھی۔ جہاں تک شیواجی کا تعلق ہے ان کا خاندان مہارانا اُدے پور سے تعلق رکھتا تھا۔ کہا جاتا ہے شیواجی کے دادا مالوجی کے دو بیٹے ایک مسلم بزرگ شاہ شریف صاحب کی دعاؤں سے پیدا ہوئے تھے لہٰذا انہوں نے بیٹوں کے نام شاہ صاحب موصوف کے تعلق کی بناء پر شاہ جی اور شرف جی رکھے تھے۔ یہی شاہ جی بعد میں ساہو جی کہلائے جو شیواجی کے والد صاحب تھے۔ ساہو جی شاہجہاں کے دور میں پنج ہزاری کے منصب پر فائز تھے اس طرح شیواجی کے دو ماموں یعنی بہادر زادر جگد یو بھی پنج ہزاری منصب پر فائز تھے پھر کسی بنا پر شاہجہان ساہو جی سے ناراض ہوا اور اس سے سب منصب چھین لئے اس پر ساہو جی شاہجہان حکومت کے خلاف ہوگیا اور لشکر کشی کی جس میں عادل شاہ ساہو جی کا ساتھی تھا۔ ساہو جب جنگ میں ہارا تو عادل شاہ کے دربار میں (جبکہ وہ مسلمان تھا) ملازمت اختیار کرلی عادل شاہ نے پونا اور کچھ علاقے اس کو جاگیر میں دئے

اس کے بعد جب شیواجی نے اورنگ زیب عالمگیر کی ریاست پر ہاتھ صاف کرنے شروع کئے اور کافی جگہوں پر قبضے بھی کرلئے اورنگ زیب نے شیواجی کے تعاقب کے لئے مہاراجہ جے سنگھ کو جو ریاست جے پور کا ایک ہندو راجہ تھا مامور کیا جے سنگھ سن 1075 میں پونا میں داخل ہوا اور ہر طرح فوجیں پھیلادی اس پر شیواجی نے صلح کرلی اور جے سنگھ نے شیواجی کی معافی کیلئے دربار عالمگیری میں سفارش کی شیواجی شاہی دربار میں حاضر ہوئے انہیں عالمگیر نے پنج ہزاری منصب عطا کیا لیکن وہ اس پر مطمئن نہ ہوئے کیونکہ وہ چاہتے تھے کہ انہیں انکے بیٹے سنبھاجی (جو پہلے سے ہی عالمگیر کے دربار میں پنج ہزاری کے منصب پر فائز تھا) سے زیادہ یعنی ہفت ہزاری کا منصب عطا کیا جائے اس بنا پر انہوں نے پھر بغاوت کردی اور شاہی فوج سے لڑنے میں وقت گزارا۔ اور اسی حال میں وفات پائی۔

جہاں تک شیواجی اور اورنگ زیب کی لڑائی کا سوال ہے تو تاریخ شاہد ہے کہ شیواجی کے خلاف اورنگ زیب کی لڑائی میں راجپوتوں نے اکثر مرتبہ اورنگ زیب کا ساتھ دیا۔ لہٰذا آج کے متعصب ہندوؤں کو مسلمانوں کے ساتھ ساتھ راجپوتوں سے بھی تقاضا کرنا چاہئے کہ وہ شیواجی کے خلاف اورنگ زیب کا ساتھ دینے کے پاداش میں ان سے معافیاں مانگیں۔ یورپین مؤرخین یہ لکھتے ہیں کہ شیواجی کے ساتھ جنگ کرنے میں راجپوتوں کے بڑے بڑے راجے مہاراجے اخیر وقت تک اورنگ زیب کے ساتھ رہے اور مرہٹوں سے لڑتے رہے۔

اس مقام تک پہنچ کر ہم پر یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ......

☆ راجپوت راجے باوجود ہندو ہونے کے ہمیشہ اورنگ زیب عالمگیر کے ساتھ رہے۔

☆ نہ صرف ساتھ رہے بلکہ شیواجی اور مرہٹوں کے ساتھ لڑائی میں اخیر وقت تک اورنگ زیب کا ساتھ دیا۔

☆ شیواجی جب پکڑ لئے گئے تو راجہ جے سنگھ نے پکڑ کر انہیں اورنگ زیب عالمگیر کے دربار میں پیش کیا۔

☆ عالمگیر نے جب راجہ جے سنگھ کی سفارش پر شیواجی کی عزت افزائی کی اور انہیں پنج ہزاری کا منصب عطا کیا تو چونکہ وہ خود کیلئے ہفت ہزاری منصب چاہتے تھے لہٰذا اپنا مفاد پورا ہوتے نہ دیکھ کر پھر بغاوت کردی۔

☆۔ گویا شیواجی اورنگ زیب سے مسلمان ہونے کی وجہ سے نفرت نہیں کرتے تھے وہ اس کے ماتحت رہنا چاہتے تھے لیکن جس قدر کی امید تھی وہ نہ ملنے کی وجہ سے باغی ہوگئے تھے حالانکہ اگر وہ مسلم حکومت کو تباہ وبرباد کرنا چاہتے تھے اور یہی ان کا آخری نشانہ تھا تو انہیں ہفت ہزاری منصب کی بھی خواہش نہیں کرنی چاہئے تھی۔

☆۔ پس واضح ہوا کہ نہ صرف شیواجی بلکہ انکے بیٹے اور داماد تک عالمگیر کے دربار کے ملازم رہے اور عالمگیر سے فیض حاصل کرتے رہے۔

مأثر عالمگیری صفحہ 405 مطبوعہ کلکتہ میں لکھا ہے کہ راجپوتوں کے طاقت کے مرکز جودھپور۔ جے پور اور اُدے پور تھے۔ اُدے پور کے دو ہندو شاہزادے خود عالمگیر کی فوج میں معزز عہدوں پر فائز تھے۔ چنانچہ اندر سنگھ کو دو ہزاری اور بہادر سنگھ کو ایک ہزاری پانصد کا منصب عطا ہوا تھا۔

(بحوالہ اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر مصنفہ شمس العلماء شبلی نعمانی صفحہ ۶۱)

اندر سنگھ کو عالمگیر نے راجہ کا خطاب بھی دیا تھا۔ اسی طرح مآثر الامراء میں بہت سے راجپوت راجاؤں کے تفصیلی حالات درج ہیں جو دکن کے معرکوں میں اورنگ زیب کی فوج میں شامل تھے۔

اب ذیل میں ہم ان ہندوؤں کے نام درج کرتے ہیں جو اورنگ زیب عالمگیر کے زمانہ میں باوجود ہندو ہونے کے اعلیٰ عہدوں پر فائز تھے وہ یہ ہیں۔ بحوالہ اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر مصنفہ شبلی نعمانی مطبوعہ نولکشور پریس لاہور 1909

نام	تعارف	سنہ تقرر (سنہ جلوس عالمگیری مراد ہے)۔ منصب
راجہ بھیم سنگھ	راج سنگھ مہارانا اودے پور کا بیٹا اور مہارانا جے سنگھ کا بھائی تھا	۳۱ جلوس عالمگیری میں دکن میں آیا اور برہان پور کی مہم میں شریک ہوا۔ ۳۸ء میں پنجہزاری کے منصب تک پہنچ کر مرگیا۔
اندر سنگھ	جے سنگھ مہارانا اودے پور کا بھائی تھا	۴۳ میں دو ہزاری ہوا اور ۴۸ میں سہ ہزاری پر اضافہ ہوا۔
بہادر سنگھ	جے سنگھ مہارانا اودے پور کا بھائی تھا	۴۳ میں یک ہزار و پانصدی ہوا
راجہ مان سنگھ	پسر راجہ روپ سنگھ	۲۶ میں ماندل پور و بدھنور کا فوجدار مقرر ہوا
اچلاجی	سیواجی کا داماد تھا	۲۹ میں پنجہزاری منصب اور علم ونقارہ وغیرہ ملا۔
ارجوجی	سنبھا (پسر سیواجی) کا عم زاد بھائی	۳۰ منصب دو ہزاری
مانکوجی	سنبھا کے نوکروں میں تھا	۳۱ منصب دو ہزاری
راو انوپ سنگھ	پسر راو کرن	۳۱ میں خلعت ملازمت ملا
راجہ انوپ سنگھ		۳۱ میں سکر کا قلعہ دار مقرر ہوا
راجہ ودیت سنگھ		۳۶ میں ایرج کا فوجدار اور دو ونیم ہزاری ہوا
اودے سنگھ	قلعہ کھیلنا کا قلعہ دار تھا	۴۷ میں سہ ہزار و پانصدی ہوا
باسدیو سنگھ	جندن کرا کا زمیندار تھا	۴۹ میں سہ ہزاری ہوا
کانھوجی سرکیہ ستر سالبوندیلہ		پہلے پنجہزاری تھا ۴۹ میں ایک ہزار کا اضافہ ہوا۔ ۴۴ میں قلعہ تارا کا قلعہ دار ہوا
بشن سنگھ	پسر کنور کشن سنگھ پسر راجہ رام سنگھ	۴۵ میں ہزاری و ۴ صد سوار ہوا
رام چند	کھنالون کا تھانہ دار تھا	۴۰ میں دو ونیم ہزاری ہوا
لوک چند	نائب وملازم شاہزادہ اعظم شاہ	۲۹ میں بہار سنگھ کے شکست دینے کے صلے میں رائے رایان کا خطاب ملا
بھاکو بنجارہ		۴۲ میں پنجہزاری منصب ملا
جکیا	نصرت آباد کا دیسمکھ تھا	۵۰ میں سہ ہزاری ہوا
درگداس راٹھور		۲۹ میں سہ ہزاری کا منصب پھر بحال ہوا
سروپ سنگھ	ولد راجہ اودت سنگھ	۴۱ میں یک ہزاری منصب پر ترقی ہوئی
سوبھان	ستارہ کا قلعہ دار تھا	۴۳ میں پنج ہزاری منصب مع خلعت ونقارہ وغیرہ
شیوسنگھ	راہیری کا قلعہ دار تھا	۴۷ میں یک ونیم ہزاری ہوا
ماندھاتا	پسر راو کانھو متعینہ فوج نصرت جنگ	۵۱ میں قلعہ مہنت کی تسخیر پر مامور ہوا
کشورداس	ولد منوہرداس گور	۲۶ میں شولاپور کا قلعہ دار ہوا۔
راجہ کلیان سنگھ	بھدا ور کا زمیندار تھا	۴۰ میں حاضر دربار ہو کر ہفت صدی پر دو صدی کا اضافہ ہوا۔

مذکورہ فہرست سے معلوم ہوتا ہے کہ اورنگ زیب عالمگیر کی حکومت میں راجپوت راجے اور مرہٹے یہاں تک کہ شیواجی ان کے بیٹے اور داماد تک اورنگ زیب عالمگیر کے منصب دار تھے جو اعلیٰ دفاعی عہدوں پر بھی فائز نظر آتے ہیں۔ مختلف اضلاع کی نظامت بھی اُن کے ذمہ نظر آتی ہے بڑے بڑے اہم قلعوں پر وہ فائز

باقی صفحہ (16) پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

آج ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں ہمارے اوپر بہت بڑھ کر یہ ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ اپنے اندر انقلابی تبدیلیاں پیدا کریں۔ اپنے گھروں کو بھی جنت نظیر بنائیں، اپنے ماحول میں بھی ایسا تقویٰ قائم کریں جو اللہ تعالیٰ ہم سے توقع رکھتا ہے۔

(قرآن مجید، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کی صفت الخبیر کے تعلق میں مختلف امور کا تذکرہ)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ ۱۶ رمئی ۲۰۰۳ء مطابق ۱۶ رہجرت ۱۳۸۲ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔)

اشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له واشهد أن محمداً عبده و رسوله۔
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -
الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - اياك نعبد و اياك نستعين -
اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ۔ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ۔اِنَّهٗ خَبِيْرٌ بِمَا تَفْعَلُوْنَ﴾ (سورة النمل:۸۹)۔اور تُو پہاڑوں کو دیکھتا ہے اس حال میں کہ انہیں ساکن و جامد گمان کرتا ہے حالانکہ وہ بادلوں کی طرح چل رہے ہیں۔(یہ) اللہ کی صنعت ہے جس نے ہر چیز کو مضبوط بنایا۔ یقیناً وہ اُس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ﴿تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ﴾ سے یہ مراد نہیں کہ پہاڑ الگ چلتے ہیں اور زمین الگ چلتی ہے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ زمین چلتی ہے تو وہ بھی اس کے ساتھ چلتے ہیں اور جس طرح زمین بادلوں کو اپنے ساتھ کھینچے چلی جاتی ہے اسی طرح وہ پہاڑوں کو بھی اپنے ساتھ اٹھائے چلی جاتی ہے۔

اس آیت میں ظاہری طور پر تو پہاڑوں کے چلنے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور بادلوں کے ساتھ ان کی مشابہت بیان کی گئی ہے لیکن باطنی طور پر اس میں بڑی بڑی حکومتوں کی تباہی کی خبر دی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ تمہیں تو اپنے زمانہ کی حکومتیں ایسی مضبوط دکھائی دیتی ہیں کہ تم سمجھتے ہو وہ صدیوں تک بھی تباہ نہیں ہو سکتیں مگر خدا تعالیٰ اسلام کی شوکت ظاہر کرنے کے لئے ان کو اس طرح اڑا دے گا کہ ان کا نشان تک بھی نظر نہیں آئے گا۔ چنانچہ اس کی مثال دیتے ہوئے بتایا کہ جس طرح ہوائیں بادلوں کو اڑا کر لے جاتی ہیں اسی طرح جب اسلام کی تائید میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوائیں چلنی شروع ہوئیں تو کفر و شرک کے بڑے بڑے دیو قامت پیکر اس طرح اڑیں گے کہ ان کا نشان بھی دکھائی نہیں دے گا۔ مگر یہ سب کچھ انسانی تدابیر سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے ہوگا اور اس کی قدرت اور صنعت کا اس سے ظہور ہوگا۔

آخر میں فرمایا کہ ﴿اِنَّهٗ خَبِيْرٌ بِمَا تَفْعَلُوْنَ﴾ یہ عظیم الشان انقلاب اس صورت میں آ سکتا ہے جبکہ مسلمان بھی اپنے اندر انقلاب پیدا کریں۔ اگر تم اپنے اندر تبدیلی پیدا نہیں کرو گے اور خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ظالم بنو گے تو خدا تعالیٰ کو کیا ضرورت ہے کہ وہ ایک ظالم کو مٹا کر دوسرا ظالم اس کی جگہ بٹھا دے۔ خدا تعالیٰ اسی صورت میں ان پہاڑوں کو اڑائے گا جب تم اپنے آپ کو اسلامی احکام کا نمونہ بناؤ گے اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی کا مقام حاصل کر لو گے۔

پس آج ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں ہمارے اوپر بہت بڑھ کر یہ ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ اپنے اندر انقلابی تبدیلیاں پیدا کریں۔ اپنے گھروں کو بھی جنت نظیر بنائیں، اپنے ماحول میں بھی ایسا تقویٰ قائم کریں جو اللہ تعالیٰ ہم سے توقع رکھتا ہے۔ اور ہم سے کوئی ایسا فعل سرزد نہ ہو جو اس خدائی بشارت کو ہم سے دور کر دے۔ پس ہم پر یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ دعاؤں پر بہت زور دیں کیونکہ آج عالم اسلام کی حفاظت کی ذمہ داری سب سے بڑھ کر جماعت احمدیہ پر ہے۔ ہمارے پاس کوئی طاقت تو نہیں، کوئی نمونہ حکومت کا نہیں لیکن دعاؤں کے ذریعہ جس طرح حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ سب مراحل انشاء اللہ طے ہوں گے۔

اب قرآن کریم کی بعض اور آیات بھی آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں جن میں اللہ تعالیٰ کی صفت خبیر کا ذکر ہے۔

﴿يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ﴾ (سورة لقمان: ۱۷)۔اے میرے پیارے بیٹے! یقیناً اگر رائی کے دانے کے برابر بھی کوئی چیز ہو پس وہ کسی چٹان میں (دبی ہوئی) ہو یا آسمان یا زمین میں کہیں بھی ہو، اللہ اسے ضرور لے آئے گا۔ یقیناً اللہ بہت باریک بین (اور) باخبر ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ اس کی تشریح میں فرماتے ہیں:۔

"﴿اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ﴾ کسی شئے کے پیدا کرنے کے واسطے اس شئے کا کامل علم لازم ہے، خدا لطیف ہے، خبیر ہے۔ روح اور مادہ کے متعلق اسے کامل علم ہے کہ وہ کیونکر پیدا ہو سکتا ہے اور پھر اسے قدرت بھی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ نے کوئی ذرّہ اور روح پیدا ہی نہیں کیا تو اس کے متعلق کامل علم کیونکر رکھ سکتا ہے۔(حقائق الفرقان جلد ۴ صفحہ ۱۷۰)

پھر فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ ادنیٰ و اعلیٰ سب باتوں سے باخبر ہے۔ علم الٰہی پر ایمان لانے سے نیکی پیدا ہوتی ہے۔ جب انسان کو یہ یقین ہو کہ کوئی بڑا شخص مجھے دیکھ رہا ہے تو پھر وہ بدی کرنے سے رکتا ہے۔ پھر اپنے بزرگوں، افسروں، حاکموں کے سامنے بدی کرنے سے اور بھی رکتا ہے۔ ایسا ہی جس کو یہ ایمان ہو کہ اللہ تعالیٰ ہمارے تمام افعال، حرکات و سکنات کو دیکھتا ہے اور ہمارے دل کے خیالات اور ارادات سے بھی باخبر ہے وہ شخص کبھی بدی کے نزدیک نہیں جا سکتا۔(حقائق الفرقان جلد ۳ صفحہ ۳۶۷)

اگلی آیت ہے: ﴿وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۔اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا﴾ (سورة الاحزاب: ۳)۔اور اس کی پیروی کر جو تیری طرف تیرے ربّ کی طرف سے وحی کیا جاتا ہے۔ یقیناً اللہ، اس سے جو تم کرتے ہو، خوب باخبر ہے۔

پھر سورۃ سبا میں فرمایا: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ۔ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ﴾ (سورة السبا:۲)۔سب حمد اللہ ہی کی ہے جس کا وہ سب کچھ ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ اور آخرت میں بھی تمام تر حمد اسی کی ہوگی اور وہ بہت حکمت والا اور ہمیشہ خبر رکھتا ہے۔

اب آئندہ زمانہ میں ظاہر ہونے والی وہ خبریں جن کا قرآن کریم میں بیان فرمایا گیا ہے ان کا کچھ پہلے ذکر آ چکا ہے، کچھ مزید خبروں کا یہاں مختصراً ذکر کروں گا۔ مثلاً اس زمانہ میں منتشر یہودیوں کی فلسطین میں جمع ہونے کی خبر اللہ تعالیٰ نے دی۔ فرمایا ﴿وَقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا﴾ اور اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے کہا کہ موعودہ سرزمین میں سکونت اختیار کرو اور جب آخرت کا وعدہ آئے گا تو ہم تمہیں پھر اکٹھا کر کے لے آئیں گے۔

اس کی تفسیر میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ﴿فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ﴾ یعنی اب تم کنعان میں جاؤ لیکن ایک وقت کے بعد تم کو وہاں سے نکلنا پڑے گا۔ پھر خدا تعالیٰ تم کو واپس لائے گا۔ پھر تم نافرمانی کرو گے اور دوسری دفعہ عذاب آئے گا اس کے بعد تم جلاوطن رہو یہاں تک کہ تمہاری مثیل قوم کے متعلق جو دوسری تباہی کی خبر ہے اس کا وقت آ جائے اس وقت پھر تم کو مختلف ملکوں

سے اکٹھا کر کے ارض مقدس میں واپس لایا جائے گا۔

چنانچہ دیکھ لیں اس الٰہی خبر کے مطابق ۱۸۸۲ء سے ۱۹۰۳ء کے دوران عثمانی ترکوں نے یہود کو پہلی دفعہ دوبارہ فلسطین کے علاقہ میں آباد ہونے کی اجازت دی تو روس کے یہودی یہاں آکر آباد ہونا شروع ہوئے۔ بیسویں صدی کے شروع میں یہود کی تعداد بہت تھوڑی تھی لیکن پھر یہ تعداد بڑھتی گئی اور پہلی جنگ عظیم میں ترکی کی سلطنت کمزور ہونے پر یورپ کی مفاد پرست طاقتوں نے بیت المقدس میں کئی قونصلیٹ قائم کئے اور پھر یہودی شہر تل ابیب کا قیام ہوا۔ پھر برطانوی حکومت نے ایک اعلان کے ذریعہ آزاد یہودی ریاست کا منصوبہ دیا اور پھر ۱۹۱۷ء میں برطانیہ کا یہ حق بھی لیگ آف نیشن نے تسلیم کیا کہ وہ فلسطین کی آبادکاری میں اس کا پورا پورا ساتھ دے۔ پھر ۱۹۴۷ء میں دنیا کے تمام علاقوں سے اس قدر یہودی اکٹھے ہوئے کہ آج آپ دیکھیں کہ تمام مسلمان ممالک کو ایک عجیب عذاب میں مبتلا کیا ہوا ہے اور یہ اب تعداد روز بروز بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ اور یہ خدائی پیشگوئی کے مطابق ہے۔

پھر فرمایا: ﴿يَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا﴾ (سورة الكهف:۴۸)۔ اور جس دن ہم پہاڑوں کو حرکت دیں گے اور تو زمین کو دیکھے گا کہ وہ اپنا اندرونہ ظاہر کر دے گی اور ہم (اس آفت میں) ان سب کو اکٹھا کریں گے اور ان میں سے کسی ایک کو بھی نہیں چھوڑیں گے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ اس جگہ آدمیوں کا ذکر ہے پہاڑوں اور دریاؤں کا ذکر نہیں۔ اور بتایا گیا ہے کہ یہ سب پیشگوئیاں اس دن پوری ہوں گی جب بڑے بڑے لوگ جنگوں کے لئے نکل کھڑے ہوں گے۔ اور تو ساری زمین کو یعنی سب اہل زمین کو دیکھے گا کہ جنگ کے لئے ایک دوسرے کے مقابل پر کھڑے ہو جائیں گے۔ اور ایسی جنگ ہوگی کہ گویا ان میں سے ایک بھی نہ بچے گا۔ اس واقعہ کی طرف انجیل میں بھی اشارہ ہے۔ حضرت مسیحؑ فرماتے ہیں کہ آخری زمانہ میں قوم پر قوم اور بادشاہت پر بادشاہت چڑھائی کرے گی۔ (متی باب ۲۴)۔ فرمایا: ہوسکتا ہے کہ اَلْاَرْض سے ادنیٰ طبقہ کے لوگ مراد ہوں اور اَلْجِبَال سے بڑے لوگ۔ یعنی اس دن ایک طرف سے جبال یعنی بڑی لوگ یا دوسرے لفظوں میں ڈکٹیٹرز نکلیں گے۔ اور دوسری طرف سے اَرْض یعنی ڈیموکریسی کے حامی اور حکومت عوام کے نمائندے نکلیں گے اور آپس میں خوب جنگ ہوگی۔

اب بڑی طاقتوں کو جو اپنے آپ کو بہت مہذب سمجھتی ہیں دیکھ لیں کہ وہ یہی کچھ حرکتیں کر رہی ہیں اور گو کہ پہلے خیال تھا کہ بلاک ختم ہو رہے ہیں اب پھر نئے سرے سے نئے بلاک بن رہے ہیں اور دنیا بلاکوں میں تقسیم ہو رہی ہے اور یہ عمل اب شروع ہو چکا ہے۔ اب یہ جنگیں کب ہوں گی، اللہ بہتر جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ رکھے۔

پھر فرمایا ﴿اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا۔ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ۔ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ۔ وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ۔ وَجَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ﴾ (سورة الانبياء:۳۲،۳۱)۔

کیا انہوں نے دیکھا نہیں جنہوں نے کفر کیا کہ آسمان اور زمین دونوں مضبوطی سے بند تھے پھر ہم نے ان کو پھاڑ کر الگ کر دیا اور ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز پیدا کی۔ تو کیا وہ ایمان نہیں لائیں گے؟ اور ہم نے زمین میں پہاڑ بنائے تاکہ وہ ان کے لئے غذا فراہم کریں اور ہم نے اس میں کھلے رستے بنائے تاکہ وہ ہدایت پاویں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ آیت کائنات کے اسرار پر سے ایسا پردہ اٹھاتی ہے جو اس زمانے کے انسان کے وہم وگمان میں بھی نہیں آسکتا تھا۔ فرمایا: یہ ساری کائنات ایک مضبوطی سے بند کئے ہوئے ایسے گیند کی شکل میں تھی جس میں سے کوئی چیز باہر نہیں نکل سکتی تھی۔ پھر ہم نے اس کو پھاڑا اور اچانک ساری کائنات اس میں سے پھوٹ پڑی اور پھر پانی کے ذریعہ ہر زندہ چیز کو پیدا فرمایا۔ اور پانی کے معاً بعد ﴿رَوَاسِيَ﴾ کے ساتھ اس پانی کے نازل ہونے کے نظام کا ذکر فرما دیا۔ اور پھر یہ ذکر فرمایا کہ کس طرح آسمان، زمین اور اہل زمین کی حفاظت کرتا ہے۔ پھر زمین و آسمان اور تمام اجرام کی دائمی گردش کا ذکر فرمایا اور جس طرح زمین اور آسمان دائمی نہیں ہیں اسی طرح یہ بھی متوجہ فرمایا کہ انسان بھی دائم رہنے والا نہیں۔

پھر قیامت کی گھڑی پر گواہی دینے والے عظیم واقعات کی خبر ہے۔ فرمایا: ﴿اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ۔ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ۔ وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ۔ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ﴾ (سورة التكوير:۲ تا ۵)۔ ترجمہ یہ ہے کہ جب سورج لپیٹ دیا جائے گا۔ اور جب ستارے ماند پڑ جائیں گے۔ اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے۔ اور جب دس ماہ کی گابھن اونٹنیاں بغیر کسی نگرانی کے چھوڑ دی جائیں گی۔

اس کی مختصر تفسیر میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم دنیا میں رونما ہونے والے عظیم واقعات کی خبر دیتا ہے جو قیامت کی گھڑی پر گواہ ٹھہریں گے۔ اور گواہ ٹھہرایا گیا ہے سورج کو جب اسے ڈھانپ دیا جائے گا۔ یعنی آنحضرت ﷺ کی روشنی کو اس زمانہ کے دشمن بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے نہیں پہنچنے دیں گے اور ان کا مکروہ پراپیگنڈا بیچ میں حائل ہو جائے گا۔ اور جب صحابہؓ کے نور کو بھی دشمن کی طرف سے گدلا دیا جائے گا اور جس طرح سورج کے بعد ستارے کسی حد تک روشنی کا کام دیتے ہیں اسی طرح صحابہ کا نور بھی انسان کی نظر سے زائل کر دیا جائے گا۔ یہ وہ زمانہ ہوگا جبکہ بڑے بڑے پہاڑ چلائے جائیں گے یعنی پہاڑوں کی طرح بڑے بڑے سمندری جہاز بھی اور فضائی جہاز بھی سفر اور باربرداری کے لئے استعمال ہوں گے اور اونٹنیاں ان کے مقابل پر بیکار کی طرح چھوڑ دی جائیں گی۔

اب ایک آیت ہے جس میں آج کل کے زمانے میں احمدیوں پر جو مظالم ہو رہے ہیں ان کا بھی ذکر ہے۔

﴿قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ۔ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ۔ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ۔ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ۔ وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ﴾ (سورة البروج:۵ تا ۹) ہلاک کر دیئے جائیں گے کھائیوں والے۔ یعنی اُس آگ والے جو بہت ایندھن والی ہے۔ جب وہ اُس کے گرد بیٹھے ہوں گے۔ اور وہ اُس پر گواہ ہوں گے جو وہ مومنوں سے کریں گے۔ اور وہ اُن سے پرخاش نہیں رکھتے مگر اس بنا پر کہ وہ اللہ، کامل غلبہ رکھنے والے، صاحبِ حمد پر ایمان لے آئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ میں فرماتے ہیں کہ ان آیات میں ان لوگوں کی ہلاکت کی پیشگوئی کی گئی ہے جنہوں نے کھائی میں آگ جلائی تھی اور اس میں مومنوں کو پھینک کر بیٹھے ان کا تماشا دیکھتے تھے۔ ان آیات میں یہ پیشگوئی مضمر ہے کہ یہ واقعہ آئندہ بھی رونما ہوگا اور وہ زمانہ موعود کا زمانہ ہوگا۔ پس لازماً اس کا اطلاق ان مظلوم احمدیوں پر ہوتا ہے جن کو گھروں میں زندہ جلانے کی کوشش کی گئی اور قُعُود کا لفظ بتاتا ہے کہ لوگ بیٹھے تماشا دیکھتے رہے اور ظالموں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ پس یہ عظیم الشان پیشگوئی اس رنگ میں کئی بار پوری ہو چکی ہے کہ پولیس کی نگرانی میں بلوائیوں نے معصوم احمدیوں کو زندہ جلانے کی کوشش کی اور کئی بار کامیاب بھی ہو گئے اور بعض اوقات ناکام بھی ہوئے۔ حالانکہ ان کا اس کے سوا کوئی جرم نہیں تھا کہ وہ آنے والے پر ایمان لے آئے۔ یہ ایسے سچے متبعین ہیں جو اپنی قربانیوں کے ذریعے آنے والے موعود کی صداقت پر گواہ بن گئے ہیں۔

اور پھر یہ ہے کہ ایسی حرکتیں کرنے والوں کو کوئی ذرا سا بھی احساس، شرم، حیا کچھ نہیں بلکہ یہ حرکتیں کرنے کے بعد بڑے فخر سے بیان کی جاتی ہیں کہ ہم نے احمدیوں کے ساتھ یہ سلوک کیا، یہ سلوک کیا۔ اور یہ باتیں ایسی نہیں کہ جو پہلے ہوا کرتی تھیں اور آج نہیں ہو رہیں۔ یا احمدیت کے ابتدائی دور میں ہو رہی تھیں۔ آج بھی یہ خبریں مستقلاً آتی رہتی ہیں اور یہ عمل اسی طرح جاری ہے۔ اور یہ ظلم کی داستانیں آج بھی اسی طرح رقم ہو رہی ہیں۔ پاکستان میں احمدیوں کے ساتھ بعض جگہوں پر جو سلوک ہوتا ہے اس سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور جب پوچھو کہ قصور کیا ہے تو کوئی جواب نہیں۔ اب لوگ اپنی مسجد میں بیٹھے اپنے امام کی تقریر سن رہے ہیں یہی ان کا بہت بڑا قصور ہے کیونکہ ہمارے جذبات مشتعل ہوتے ہیں۔ اور ظلم کی یہ انتہا کہ یہ سب کچھ خدا کے نام پہ ہو رہا ہے۔ اب ہم تو یہی کہہ سکتے ہیں اگر ان کو ذرا بھی خوف خدا ہو

شریف جیولرز

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد

اقصیٰ روڈ ربوہ - پاکستان

فون دوکان 0092-4524-212515

رہائش 0092-4524-212300

تبلیغ دین ونشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta-700039

Ph. 3440150
Tie. Fax : 3440150
Pager No. : 9610-606266

کہ ”خدا کا نام نہ لو ظالمو خدا کے لئے“۔ لیکن خدا کا واسطہ تو وہاں دیا جاتا ہے جہاں خدا کا خوف ہو۔ اس لئے ہماری اپنے رب کے آگے یہی التجا ہے کہ ۔

خداوندا بندہ خدا بن گیا ہے یہی تیری قدرت دکھانے کے دن ہیں

اب آنحضرت ﷺ نے آخری زمانہ میں پیش آنے والے مختلف حالات و واقعات کی خبریں بھی بیان فرمائیں جو آپ کے صحابہ کے ذریعہ ہم تک پہنچی ہیں۔ ان میں سے چند روایات نمونہ کے طور پر پیش کرتا ہوں جو بڑی شان کے ساتھ ہم نے پوری ہوتے دیکھیں اور دیکھ رہے ہیں۔

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔ اس زمانہ کے لوگوں کی مسجدیں بظاہر تو آباد نظر آئیں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں سے بدترین مخلوق ہوں گے۔ ان میں سے ہی فتنے اٹھیں گے اور ان میں ہی لوٹ جائیں گے یعنی تمام خرابیوں کا وہی سرچشمہ ہوں گے۔ (مشکوٰۃ کتاب العلم الفصل الثالث صفحہ ۳۸)۔ اور یہی کچھ آج کل ہم دیکھ رہے ہیں۔

پھر فرمایا۔ حضرت حذیفہؓ بن یمان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام اس طرح مدھم ہو جائے گا جس طرح کپڑے پر بنے ہوئے نقوش مدھم ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ کسی کو یہ معلوم نہ ہوگا کہ روزے کیا ہیں؟ نماز کیا ہے؟ قربانی کیا ہے؟ اور صدقہ کیا ہے؟۔ اور کتاب اللہ پر ایک ایسی رات آئے گی کہ اس کی ایک آیت بھی زمین پر نہ رہے گی۔ اور زمین پر لوگوں کے طبقات رہ جائیں گے۔ ایک بوڑھا شخص اور ایک بوڑھی عورت کہے گی ہم نے تو اپنے آباء واجداد کو کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پر پایا اس لئے ہم بھی یہ کلمہ پڑھتے ہیں۔ (ابن ماجہ کتاب الفتن۔ باب ذھاب القراٰن والعلم) یعنی کہ عمل کوئی نہیں رہے گا۔ ظاہری طور پر عمل تو کریں گے لیکن اس کی روح قائم نہیں رہے گی۔

پھر امت مسلمہ کے یہود و نصاریٰ کی اتباع کرنے کی خبر۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اے مسلمانو! تم ضرور بضرور اپنے سے پہلے لوگوں کی عادات کی پیروی کرو گے۔ اس طرح جیسے بالشت بالشت کے برابر اور بازو بازو کے برابر ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر وہ لوگ گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے تھے تو تم بھی ضرور اس میں داخل ہو گے۔ ہم نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! پہلے لوگوں سے مراد یہودی اور عیسائی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا تو اور کون؟

(بخاری کتاب احادیث الانبیاء، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل)

ایک روایت ہے کہ حضرت انسؓ بن مالک روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل ۷۱ فرقوں میں بٹ گئے تھے ان میں سے ۷۰ فرقے ہلاک ہو گئے اور ایک فرقہ بچایا گیا۔ اور عنقریب میری امت ۷۲ فرقوں میں بٹ جائے گی۔ پھر اس کے ۷۱ فرقے تو ہلاک ہو جائیں گے اور ایک فرقہ کہ نجات دی جائے گی۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ وہ فرقہ کون سا ہوگا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ فرقہ جماعت ہوگا، جماعت ہوگا۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو بعض واقعات کی خبر دی ان میں سے کچھ پیش ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے بارہ میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ جب قادیان کی زندگی احمدیوں کے لئے اس قدر تکلیف دہ تھی کہ مسجد میں خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے آنے سے روکا جاتا، راستہ میں کیلے گاڑ دئے جاتے تا کہ گزرنے والے گریں۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بتایا کہ مجھے دکھایا گیا ہے کہ یہ علاقہ اس قدر آباد ہوگا کہ دریائے بیاس تک آبادی پہنچ جائے گی۔

۱۸۸۸ء کا ایک الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس میں حضرت مصلح موعود کی ولادت کی خبر دی ہے۔ فرماتے ہیں: میرا پہلا لڑکا زندہ موجود ہے جس کا نام محمود ہے۔ ابھی وہ پیدا نہیں ہوا تھا جو مجھے کشفی طور پر اس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی اور میں نے مسجد کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہوا پایا کہ ”محمود“۔ تب میں نے اس پیشگوئی کے شائع کرنے کے لئے سبز رنگ کے ورقوں پر ایک اشتہار چھاپا جس کی تاریخ اشاعت یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے۔ (تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۴۔ تذکرہ صفحہ ۱۶۴۔۱۶۵ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

پھر اس کی مزید تفصیل یوں ہے کہ قادیان کے آریوں نے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایک نشان طلب کیا تو آپ کو جنوری ۱۸۸۶ء میں حصول نشان کے لئے خلوت گزیں ہو کر دعائیں کرنے پر بایں الفاظ الہام ہوا: ”تمہاری عقدہ کشائی ہوشیار پور میں ہوگی“۔

اس الہام کی اتباع میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہوشیار پور کا سفر اختیار کیا اور وہاں چلّہ کرنا شروع کر دیا۔ وہاں چلّہ کے دوران اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک عظیم الشان فرزند کی بشارت دی جس کا اظہار آپ نے ۲۰ جنوری ۱۸۸۶ء کے اشتہار کے ذریعہ کیا۔ اس پیشگوئی میں آپ کو جس موعود بیٹے کی ولادت کی خبر دی گئی اس کے بارہ میں آپ نے مزید انکشافات ۸ اپریل ۱۸۸۶ء کو الٰہی خبر پانے کے بعد کئے۔ فرمایا: ”ایک لڑکا بہت قریب ہونے والا ہے جو ایک مدت حمل سے تجاوز نہیں کر سکتا۔ اس سے ظاہر ہے کہ غالباً ایک لڑکا ابھی ہونے والا ہے یا بالضرور اس کے قریب حمل میں۔ لیکن یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ جو اب پیدا ہوگا یہ وہی لڑکا ہے یا وہ کسی اور وقت میں نو برس کے عرصہ میں پیدا ہوگا“۔

(اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد اول)

چنانچہ بشیر اوّل الٰہی خبر کے مطابق کہ ” ایک لڑکا بہت ہی قریب ہونے والا ہے“۔ ۷ اگست ۱۸۸۷ء کو پیدا ہوئے اس الہام کے تحت۔ اور ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء والی پیشگوئی میں مذکور ”خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے“ کی آسمانی خبر کو پورا کیا اور جلد ہی ۱۸۸۸ء میں وفات پا گئے۔ اس پر مخالفین نے بڑا شور مچایا مگر وہ موعود جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے خبر دی تھی کہ ”یا وہ کسی اور وقت میں نو برس کے عرصہ میں پیدا ہوگا“۔ اس الٰہی خبر کے مطابق حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوئے اور الٰہی بشارتوں کے مطابق پروان چڑھتے رہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ۵،۶ جنوری ۱۹۴۴ء کی درمیانی شب ایک عظیم رؤیا کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ پر یہ انکشاف کیا کہ آپ ہی وہ موعود ہیں جس کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے وعدہ دیا تھا۔ آپ کا دور خلافت، آپ کا علم قرآن، آپ کی خدمت دین، آپ کی خدمت انسانیت اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہیں کہ آپ ہی وہ موعود ہیں“۔

پھر مضمون بالا رہنے کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ خبر دی گئی تھی۔ اس کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں بیان کرتا ہوں کہ:

”ایک دفعہ ایک ہندو صاحب قادیان میں میرے پاس آئے جن کا نام یاد نہیں رہا۔ اور کہا کہ مَیں ایک مذہبی جلسہ کرنا چاہتا ہوں۔ آپ بھی اپنے مذہب کی خوبیوں کے متعلق کچھ مضمون لکھیں تا اس جلسہ میں پڑھا جائے۔ مَیں نے عذر کیا پر اس نے بہت اصرار سے کہا کہ آپ ضرور لکھیں۔ چونکہ مَیں جانتا ہوں کہ مَیں اپنی ذاتی طاقت سے کچھ بھی نہیں کر سکتا بلکہ مجھ میں کوئی طاقت نہیں۔ مَیں بغیر خدا کے بلائے بول نہیں سکتا اور بغیر اس کے دکھانے کے کچھ دیکھ نہیں سکتا اس لئے مَیں نے جناب الٰہی میں دعا کی کہ وہ مجھے ایسے مضمون کا القا کرے جو اس مجمع کی تمام تقریروں پر غالب رہے۔ مَیں نے دعا کے بعد دیکھا کہ ایک قوت میرے اندر پھونک دی گئی ہے۔ میں نے اس آسمانی قوت کی ایک حرکت اپنے اندر محسوس کی اور میرے دوست جو اس وقت حاضر تھے جانتے ہیں کہ مَیں نے اس مضمون کا کوئی مسوّدہ نہیں لکھا۔ جو کچھ لکھا صرف قلم برداشتہ لکھا تھا اور ایسی تیزی اور جلدی سے مَیں لکھتا جاتا تا کہ نقل کرنے والے کے لئے مشکل ہو گیا کہ اس قدر جلدی اس کی نقل لکھے۔ جب مَیں مضمون ختم کر چکا تو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام ہوا کہ مضمون بالا رہا۔

فرماتے ہیں: خلاصہ کلام یہ کہ جب وہ مضمون اس مجمع میں پڑھا گیا تو اس کے پڑھنے کے وقت سامعین کے لئے ایک عالمِ وجد تھا۔ اور ہر ایک طرف سے تحسین کی آواز تھی۔ یہاں تک کہ ایک ہندو صاحب جو صدر نشین اس مجمع کے تھے ان کے منہ سے بھی بے اختیار نکل گیا کہ یہ مضمون تمام مضامین سے بالا رہا۔ اور سول اینڈ ملٹری گزٹ جو لاہور سے انگریزی میں ایک اخبار نکلتا ہے اس نے بھی شہادت کے طور پر شائع کیا کہ یہ مضمون بالا رہا۔ اور شاید بیس کے قریب ایسے اردو اخبار بھی ہوں گے جنہوں نے یہ شہادت دی“۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۹۱۔۲۹۲)

پھر پنجاب آبزور ایک انگریزی کا اخبار ہے اس کی بھی گواہی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ”ایک دفعہ بباعث مرض ذیابیطس جو قریباً بیس سال سے مجھے دامنگیر ہے آنکھوں کی بصارت کی نسبت بہت اندیشہ ہوا کیونکہ ایسے امراض میں

باقی صفحہ 8 پر ملاحظہ فرمائیں

آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 مینگو لین کلکتہ 700001
دکان:: 248-5222'248-1652'243-0794
رہائش:: 237-0471'237-8468

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَطِعْ اَبَاكَ
اپنے باپ کی اطاعت کر
طالب دعا یکے از جماعت احمدیہ ممبئی

سیدنا حضرت اقدس مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے وصال کے موقع پر
انگلستان میں کئے جانے والے انتظامات کی روداد اور ایمان افروز واقعات

محترم رفیق احمد صاحب حیات۔ امیر جماعت احمدیہ برطانیہ

(سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ مورخہ 19 اپریل بروز ہفتہ بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنّا لِلّٰہ وَاِنّا اِلیہِ راجعون۔ حضور اقدس کی وفات کی خبر نے دنیا کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے بیس کروڑ فرزندان اسلام کو اشکبار کر دیا۔ ایسے موقع پر جب کہ ہر احمدی رنج و غم کے عجیب تجربہ سے گزر رہا تھا یقیناً سب کا دل چاہتا ہوگا کہ اگر ان کا بس چلے تو اڑ کر لندن پہنچ جائیں اور اپنے پیارے آقا کے آخری دیدار کی سعادت پائیں مگر فاصلوں اور قانونی بندشوں نے ان کے پاؤں کو جکڑے رکھا اور لاکھوں کروڑوں جو آنا چاہتے تھے آ نہ پائے شاید فرزندان اسلام احمدیت کے ان بیتاب و بے قرار پروانوں کی بے بسی اور مجبوری کی حالت کے پیش نظر ہی اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو ایم ٹی اے کی نعمت عطا فرما رکھی تھی۔ جس نے تمام دوریوں کو مٹا دیا اور جس کے ذریعے دنیا بھر میں عشاقِ خلافت اپنے پیارے آقا کے چہرہ مبارک کے دیدار کی اسی طرح سعادت حاصل کرتے رہے جس طرح ان کے بھائی لندن میں کر رہے تھے۔

اس کے باوجود کہ ایم ٹی اے نے جماعت احمدیہ عالمگیر کو لحہ بہ لحہ ہونے والے واقعات سے باخبر رکھا پھر بھی بہت سی باتیں ایسی تھیں جن کے متعلق جاننے کا جماعت میں اشتیاق پایا جاتا ہے۔ چنانچہ امیر جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ مکرم رفیق احمد حیات صاحب سے ایک انٹرویو ذیل میں ہدیہ ٔ قارئین ہے جس میں انہوں نے ۱۹؍اپریل ۲۰۰۳ء بروز ہفتہ صبح ساڑھے نو بجے سے لے کر ۲۳؍اپریل بروز بدھ کی شام تک رونما ہونے والے حالات و واقعات کی قدرے تفصیل بیان فرمائی ہے)۔

(انٹرویو پینل: محمود افضل بٹ+محمود احمد ملک)

☆......☆......☆

محترم امیر صاحب نے بتایا کہ ہفتہ کے دن صبح ساڑھے نو کے لگ بھگ اُنہیں صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب کا فون آیا۔ السلام علیکم کہنے کے بعد انہوں نے جلد از جلد مسجد پہنچنے کے لئے کہا۔ اُن کی آواز میں گھبراہٹ نمایاں تھی جس کی وجہ سے مَیں انتہائی پریشان ہوگیا۔ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کیا ہوا ہے۔ بہر حال مسجد کی طرف روانہ ہوگیا۔ گھر سے مسجد پہنچتے پہنچتے دل میں کئی قسم کے خیالات آتے رہے مثلاً یہ کہ کہیں حضور کی طبیعت اچانک خراب نہ ہوگئی ہو۔ اگر ایسا ہو تو کسے بلانا ہے، کیا کرنا ہے، کہاں جانا ہے وغیرہ وغیرہ۔ پھر مجھے خیال آیا کہ کل حضور نے خود جمعہ کی نماز پڑھائی تھی اور حسب معمول مجلس عرفان میں بھی جلوہ افروز ہو کر افرادِ جماعت کے سوالوں کے جوابات دیتے رہے تھے۔ اس لئے کچھ نہیں ہوگا، کوئی اور اہم بات ہوگی۔ پانچ منٹ کے اندر میں مسجد پہنچ گیا جہاں چند لمحوں کے اندر میں اوپر والے حصہ میں قائم لائبریری میں صاحبزادہ صاحب سے ملنے گیا۔ کمرہ میں داخل ہوتے ہی صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب نے مجھے حضور کے انتقال کی خبر دی مگر چونکہ کان ایسی خبر سننے کے لئے تیار نہیں تھے اس لئے سمجھ نہ سکا۔ جس کے بعد ہم حضور انور کے بیڈ روم میں چلے آئے جہاں ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب موجود تھے۔ چند لمحوں کے لئے ماحول پر سناٹا چھا گیا۔ ہوش و حواس قائم نہ رہے۔ کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کے یہ سب کیسے ہوا اور اب کیا ہوگا۔ مگر پھر اللہ تعالیٰ کی رضا کے سامنے سر جھکاتے ہوئے ہوش و حواس کو سنبھالا اور اُن ذمہ داریوں کی طرف توجہ مبذول کی جو اس اندوہناک حادثے کے نتیجہ میں کندھوں پر آ پڑی تھیں۔

مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ سب سے پہلے ربوہ فون کر کے مکرم و محترم ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کو حضور کی وفات کی خبر دی گئی اور انتظامی امور کے حوالہ سے ہدایات لی

باوجود اس کے کہ ٹونی کولمین لانگ ویک اینڈ کی وجہ سے لندن سے باہر کہیں جا رہے تھے وہ اپنے سارے پروگرام ختم کر کے واپس آئے، اپنے دفتر کے عملہ کو بلایا اور دفتر خارجہ سے ہنگامی رابطہ کر کے مجاز افسران کے ساتھ متعلقہ امور کے حوالہ سے تفصیلات کو طے کیا۔ اور یوں فارن آفس نے فوری طور پر تمام سفارت خانوں کو ہدایات روانہ کر دیں کہ چھٹیوں کے باوجود جماعت احمدیہ کے معزز رہنماؤں کیلئے ویزوں کا فوری اجراء ممکن بنایا جائے تا کہ وہ بروقت برطانیہ پہنچ کر اپنی مذہبی ذمہ داریوں کو پورا کر سکیں۔

گئیں۔ اسی اثناء میں ڈاکٹر مجیب الحق صاحب (GP) بھی آ گئے اور اس دوران مکرم منیر احمد جاوید صاحب اور مکرم بشیر احمد صاحب بھی وہاں پہنچ گئے نیز مکرم عطاء المجیب راشد صاحب اور مکرم سید احمد یحییٰ صاحب بھی انتظامی امور میں معاونت کیلئے پہنچ گئے۔ ضمناً یہ بیان کر دینا بھی مناسب ہوگا کہ مکرم مرزا لقمان احمد صاحب نے بتایا کہ حضور انور نے نماز فجر اپنے وقت پر گھر میں ادا کی جس کے بعد کافی بلند آواز میں قراءت کے ساتھ معمول سے زیادہ لمبی تلاوت قرآن کریم کرتے رہے۔

کیونکہ ہفتہ کا دن تھا اور تمام سرکاری دفاتر بارہ بجے ہی بند ہو جانے تھے، اتوار مکمل چھٹی کا دن تھا اور پھر سوموار کو بھی بینک ہالیڈے (Bank Holiday) تھا، اس لئے ہم چاہتے تھے کہ کونسل آفیسرز سے متعلقہ امور ہر حالت میں آج ہی نپٹا لئے جائیں۔ چنانچہ ڈاکٹر مجیب الحق صاحب وفات کا سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے لئے سرجری چلے گئے اور وہاں سے فارغ ہونے کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب کے ہمراہ کونسل کے دفاتر چلے گئے اور یہ اللہ تعالیٰ کا احسان تھا کہ دفاتر بند ہو جانے سے محض چند منٹ پہلے متعلقہ شعبہ میں وفات کا اندراج عمل میں آ گیا۔

دوسرا مرحلہ دنیا بھر سے برطانیہ آنے والے مجلس انتخاب خلافت کے ممبران کے ویزوں کا حصول تھا جو ہفتہ، اتوار اور سوموار کی چھٹیاں ہونے کے باعث ناممکن دکھائی دیتا تھا۔ مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ انہوں نے فوراً ممبر آف پارلیمنٹ جناب ٹونی کولمین سے فون پر رابطہ کیا، انہیں حضور کی وفات کی خبر دی اور ویزوں کے اجراء کی راہ میں حائل مشکلات کا ذکر کر کے مدد کی درخواست کی۔ باوجود اس کے کہ ٹونی کولمین لانگ ویک اینڈ کی وجہ سے لندن سے باہر کہیں جا رہے تھے وہ اپنے سارے پروگرام ختم کر کے واپس آئے، اپنے دفتر کے عملہ کو بلایا اور دفتر خارجہ سے ہنگامی رابطہ کر کے مجاز افسران کے ساتھ متعلقہ امور کے حوالہ سے تفصیلات کو طے کیا اور یوں فارن آفس نے فوری طور پر تمام سفارت خانوں کو ہدایات روانہ کر دیں کہ چھٹیوں کے باوجود جماعت احمدیہ کے معزز راہنماؤں کے لئے ویزوں کا فوری اجراء ممکن بنایا جائے تا کہ وہ بروقت برطانیہ پہنچ کر اپنی مذہبی ذمہ داریوں کو پورا کر سکیں چنانچہ یہ اللہ تعالیٰ کا بے حد احسان تھا کہ جرمنی، جاپان، افریقہ، ہندوستان اور پاکستان، غرضیکہ کسی بھی جگہ کوئی پریشانی نہیں ہوئی۔ اگرچہ دنیا بھر میں قائم برطانوی سفارتخانے ایسٹر کی تعطیلات کی وجہ سے بند تھے اور ہنگامی امور طے کرنے کے لئے محدود سٹاف ہی دستیاب تھا۔

ان اہم امور کو نپٹانے کے باوجود ابھی تک جماعت کو وفات کی اطلاع نہیں دی جا سکتی تھی اور یہ اس وقت تک ممکن نہ تھا جب تک ربوہ سے محترم ناظر اعلیٰ صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کی ہدایت نہ پہنچے۔ یہ ہفتہ کا روز تھا اس لئے حضورؒ کی Saturday Class میں شامل ہونے والے بچے نیچے محمود ہال میں جمع ہو رہے تھے جن کو بتایا گیا کہ آج کی کلاس ملتوی ہوگئی ہے۔ دن کے تقریباً ایک بجے مکرم ناظر اعلیٰ صاحب کا جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کے نام پیغام موصول ہوا جو اُسی وقت پرائیویٹ سیکرٹری مکرم منیر احمد جاوید صاحب نے ایم ٹی اے پر پڑھا اور یوں ساری دنیا کی جماعتوں کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے انتقال کی باقاعدہ اطلاع دی گئی۔

وفات کی اطلاع نشر ہو جانے کے بعد دنیا بھر سے اور خود برطانیہ کے ہر شہر اور قصبہ سے افراد جماعت کا مسجد فضل لندن کی طرف سفر اختیار کرنا قدرتی بات تھی اور امیر صاحب فرماتے ہیں کہ ہمیں اس بات کا احساس تھا کہ آنے والوں میں سے ہر ایک کی اوّلین خواہش یہی ہوگی کہ وہ اپنے پیارے آقا کے چہرہ مبارک کا دیدار کر سکیں لہٰذا ناظر اعلیٰ صاحب کی ہدایت کے مطابق مندرجہ ذیل احباب کرام نے ہفتہ کی شام کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے جسدِ اطہر کو غسل دینے کی سعادت پائی:۔

مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ، مکرم عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن، مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری، مکرم صاحبزادہ مرزا سفیر احمد صاحب، مکرم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب، مکرم کریم احمد اسد خان صاحب، مکرم ملک سلطان محمد خان صاحب، مکرم ڈاکٹر بریگیڈیر مسعود الحسن نوری صاحب، مکرم بشیر احمد صاحب۔

غسل کے بعد حضورؒ کے جسد اطہر کو تابوت میں رکھ دیا گیا اور برف اور ایئر کنڈیشنرز کے ذریعہ کمرہ کو مطلوبہ درجہ حرارت مہیا کیا گیا۔

مکرم امیر صاحب نے مہمانوں کی رہائش و خوراک، ٹرانسپورٹ، لنگرخانہ، نیز حفاظت کی ذمہ داریاں اور اسی طرح کے دوسرے اہم انتظامات کے متعلق بتایا کہ مہمانوں کی آمد سے پہلے ان تمام انتظامات کا مکمل ہونا ضروری تھا لہٰذا جماعت احمدیہ برطانیہ کی مجلس عاملہ کے سینئر اراکین، ذیلی تنظیموں کے صدر اور نائب صدر کی ہنگامی میٹنگ طلب کی گئی جس میں ایک انتظامی ڈھانچہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ مکرم سید احمد یحییٰ صاحب کی ذمہ داری تھی کہ وہ میری ہدایات کے مطابق انتظامی معاملات کی تعمیل کروائیں۔

اس موقع پر جو ذمہ داریاں مختلف افراد کو سپرد کی گئی تھیں اُن کی تفصیل یوں ہے۔ شعبہ استقبال: عبداللطیف خان صاحب، ٹرانسپورٹ: رفیع بھٹی صاحب، رفیق جاوید صاحب اور ظہیر احمد جتوئی صاحب (نگران) چوہدری ناصر احمد صاحب
ضیافت: مظفر کھوکھر صاحب، رفیع شاہ صاحب اور جلال الدین اکبر صاحب۔ رہائش: مسرور احمد صاحب، مظفر احمد صاحب اور ارشد احمدی صاحب (نگران: ناصر خان صاحب)۔ تکفین و تدفین کے انتظامات: اکرم احمدی صاحب۔ اسلام آباد میں قبر کی کھدائی، احاطہ کی تیاری: ناصر خان صاحب، انجم عثمان صاحب۔ دفتر معلومات: ناصر خان صاحب۔ مہمان نوازی بیت الفتوح: بشیر اختر صاحب، رانا مشہود احمد صاحب۔ مہمان نوازی مسجد فضل: لئیق حیات صاحب۔ مہمان نوازی کرائیڈن مشن: حنیف احمد صاحب۔ صفائی: شمیم خان صاحب۔

سینوری، خدمت خلق اور وقار عمل: مرزا فخر احمد صاحب (صدر خدام الاحمدیہ)۔ امیگریشن و ہوم آفس: منصور شاہ صاحب۔ رابطہ پریس: احمد سلام صاحب، ... حیات صاحب۔ رابطہ ممبران پارلیمنٹ و لوکل ... : سلیم احمد ملک صاحب، ... دین صاحب، نصیر الدین شمس صاحب، رجب علی صاحب۔ ... مسجد فضل لندن: صفدر علی میاں صاحب، ... ذوکر صاحب۔ وڈیو ریکارڈنگ: ... صاحب۔ آڈیو ریکارڈنگ: شیخ بشارت احمد صاحب (نگرانی: صفدر علی میاں صاحب)۔ دفتر: نثار احمد بٹ صاحب، چودھری مبارک احمد صاحب، مبشر احمد کوندل صاحب، انیس احمد صاحب، سلمان ... صاحب۔ اسلام آباد میں مارکیاں: شیخ باسط احمد صاحب (نگرانی چودھری ناصر احمد صاحب)، تیاری جنازہ گاہ و سیکورٹی احاطۂ خاص اسلام آباد: مرزا رشید احمد صاحب۔ ضیافت و پکوائی اسلام آباد: جماعت احمدیہ جرمنی کے کارکنان (نگران: چودھری وسیم احمد صاحب)۔ جنازہ کے قافلہ کے انتظامات: سید احمد یحییٰ صاحب۔ گیسٹ ہاؤسز: عبدالخالق تعلقدار صاحب، فلاح الدین صاحب۔ اسی طرح لجنہ اماء اللہ یو کے نے زیارت کے لئے آنے والی خواتین، ضیافت اور گھروں میں مہمانوں کے ٹھہرانے کے انتظامات کئے۔ حضور انور کی حفاظت خاص کی ٹیم میجر محمود احمد صاحب اور پاکستان سے آئے ہوئے کیپٹن عبدالماجد صاحب نے بہت جانفشانی سے اپنی ذمہ داریوں کو ادا کیا۔ اسی طرح خدمت کرنے والوں کے نام اَن گنت ہیں اور ممکن نہیں کہ ان سب کا ذکر کیا جا سکے۔ MTA انٹرنیشنل کے چیئرمین نصیر شاہ صاحب اور اُن کی ٹیم، مجلس انتخاب خلافت کے سیکرٹری عطاء المجیب راشد صاحب اور ان کی ٹیم، نیز تمام مرکزی دفاتر دن رات کھلے رہے اور ہنگامی نوعیت کے کاموں کو سرانجام دیتے رہے۔

وانڈز ورتھ کونسل کے میئر اور چیف ایگزیکٹو نے فون کے ذریعہ ہر قسم کے تعاون کی یقین دہانی کروائی اور ایک ہفتہ کے لئے مسجد کے اردگرد پورے علاقہ میں پارکنگ فری کر دی گئی۔

مہمانوں کی رہائش کے لئے بیت الفتوح، اسلام آباد اور کرائیڈن مسجد کو استعمال کرنے کا فیصلہ ہوا نیز مسجد کے قریبی علاقوں میں آباد بہت سے گھرانوں نے اپنے گھروں کو مہمانوں کے لئے پیش کر دیا جہاں سینکڑوں مہمان ٹھہرائے گئے جبکہ اسلام آباد، مسجد فضل لندن اور بیت الفتوح لندن میں مستقل لنگر کا اہتمام کیا گیا۔ مہمانوں کو ایئرپورٹس وغیرہ سے مسجد فضل لندن، مسجد بیت الفتوح مورڈن اور اسلام آباد لانے کے لئے متعدد کوچز، منی بسوں اور کاروں کا انتظام کیا گیا تھا۔ اور جہاں تک حفاظتی تدابیر اختیار کرنے کا تعلق ہے مہمانوں کی بڑے پیمانے پر آمد اور ٹریفک کی پیچیدگیوں نے خود ہی پولیس کو الرٹ کیا اور یوں لوکل پولیس نے فوری طور پر رابطہ کر کے جماعت کے لئے خدمات سرانجام دینا شروع کر دیں مگر جب اُنہیں تفصیل کا علم ہوا تو موقع کی نزاکت کے پیش نظر ڈویژنل ہیڈکوارٹر کے چیف سپرنٹنڈنٹ، جو لانگ ویک اینڈ کی وجہ سے اپنے عزیز واقارب کے ساتھ کسی دوسرے شہر گئے ہوئے تھے، کو اطلاع دی گئی۔ وہ اپنی تمام نجی مصروفیات ختم کر کے واپس آئے اور مکرم سید احمد یحییٰ صاحب سے ملاقات کر کے وعدہ کیا کہ پولیس جماعت کے ساتھ ہر طرح سے تعاون کرے گی۔

حضورؒ کے جسد اطہر کو قریباً دس بجے (بروز اتوار) رہائشگاہ سے نیچے محمود ہال میں لایا گیا تھا اور یہاں درجہ حرارت کو کم رکھنے کے لئے محمود ہال کو خاص طور پر خدام الاحمدیہ نے تیار کیا تھا۔ مکرم ڈاکٹر نوری صاحب مسلسل وہاں موجود رہے۔ اس کے بعد مردوں اور خواتین کو وقفہ وقفہ سے باری باری زیارت کا موقع دیا جاتا رہا اور یہ سلسلہ منگل کی صبح تک جاری رہا۔ اس خدمت کو بجالانے میں ذیلی تنظیموں نے خصوصیت سے بہت محنت سے کام کرنے کی توفیق پائی یعنی وسیم احمد چودھری صاحب صدر انصار اللہ اور آپ کے نائبین مرزا رشید احمد صاحب، رفیق احمد جاوید صاحب اور ظہیر احمد جتوئی صاحب۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرزا فخر احمد صاحب اور آپ کے نائبین نصیر دین صاحب، طارق احمد بی ٹی صاحب، مبشر مرزا صاحب، ڈاکٹر عزیز حفیظ صاحب اور فہیم انور صاحب۔ صدر لجنہ اماء اللہ قانتہ شاہدہ راشد صاحبہ اور آپ کی نائبات وود ود چیمہ صاحبہ اور غزالہ ملک صاحبہ۔

مہمانوں کی تعداد تیزی کے ساتھ بڑھ رہی تھی اور مسجد سے ملحقہ سڑکوں پر ٹریفک قریباً معطل ہو چکی تھی۔ مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ ہمارا اندازہ تھا کہ زیادہ سے زیادہ پندرہ ہزار مہمان آئیں گے اور ہمیں ڈر تھا کہ مسجد کے اردگرد کی آبادی کو بہت زیادہ مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا۔ لیکن جب انہیں خطوط کے ذریعے حضور انور کے انتقال کی اطلاع دی گئی اور مہمانوں کے کثیر تعداد میں آنے کی وجہ سے اُن کے آرام وسکون میں جو خلل پڑ رہا تھا اس کے لئے پیشگی معافی کی درخواست کی گئی تو تمام ہمسایوں کی طرف سے بلا استثناء ایسے اعلیٰ ردِ عمل کا مظاہرہ کیا گیا جس کی پہلے کوئی مثال موجود نہیں تھی۔

مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ مہمانوں کی رہائش کا بندوبست مختلف مقامات پر تھا مگر دن کے وقت مہمانوں کی اکثریت مسجد فضل لندن میں ہی آ جاتی تھی۔ مہمانوں کے ہجوم کا یہ عالم تھا کہ کھلی سڑکیں بھی کم پڑ رہی تھیں اور کوئی ایسی جگہ میسر نہیں تھی جہاں بیٹھ کر لوگ تھوڑی دیر آرام کر سکیں یا کھانا کھا سکیں۔ اس بڑے مسئلہ کے حل کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہماری توجہ ایک سکول کے وسیع وعریض میدان کی طرف پھیر دی جو گریسن ہال روڈ (Gressen hall Rd) پر واقع جماعت کے مہمان خانوں کے عقب میں تھا اور جس کے چاروں طرف آہنی باڑ اور باقاعدہ گیٹ لگے ہوئے تھے یعنی ہماری ضرورت کے عین مطابق تھا جب اُس کے حصول کے لئے لوکل چرچ سے رابطہ کیا گیا تو انہوں نے بلا توقف گیٹ کی چابیاں ہمارے حوالے کر دیں اور کہا کہ جب تک چاہیں اسے استعمال کر سکتے ہیں۔

اسی طرح کاروں کو پارک کرنے کا بڑا مسئلہ پیدا ہو رہا تھا۔ اور جو جگہ تھی وہ برطانیہ اور یورپ سے آنے والے ہزاروں مہمانوں کی کاروں کیلئے بالکل کافی نہیں تھی۔ اس مشکل کو اللہ تعالیٰ نے یوں حل فرما دیا کہ قریب ہی واقع وائٹ لینڈ کالج کے سربراہ نے مسجد فضل لندن میں آکر تعزیت کی اور کالج کے کار پارک پیش کر دیئے جہاں سینکڑوں کاریں کھڑی کرنے کی سہولت میسر آگئی۔

رہائش وخوراک کے انتظامات کے حوالے سے مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ ہم پندرہ سولہ ہزار مہمانوں کی آمد کی توقع کر رہے تھے۔ چنانچہ اُس تعداد کو سامنے رکھ کر اسلام آباد، بیت الفتوح اور مسجد فضل کے آس پاس انتظامات کئے گئے مگر مہمانوں کی تعداد میں لحہ بہ لحہ اضافہ ہوتا جا رہا تھا اور پہلے دو دنوں میں ہی مہمانوں کی تعداد بیس ہزار سے تجاوز کر گئی تھی جو آخری روز تیس ہزار تک پہنچ گئی۔ امیر صاحب کہتے ہیں کہ اس حوالے سے جو خاص بات بیان کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اگر ہم انتظامات کو دیکھیں تو پندرہ کی جگہ جب تیس ہزار مہمان آئے تو بظاہر رہائش وخوراک کا سارا نظام درہم برہم ہو جانا چاہیے تھا جب کہ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور آنے والے مہمانوں میں سے ہر شخص اس بات کا گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری کمزور حالتوں پر پردہ ڈالتے ہوئے فرشتوں کی فوج سے ہماری مدد کی۔

جب مسجد بھر گئی تو حضور انور نے عشاق خلافت کو بیٹھ جانے کا ارشاد فرمایا۔ ان الفاظ کا کان میں پڑنا تھا کہ مسجد تو کیا مسجد کے اردگرد سڑکوں پر دور دور تک کھڑے لوگ فوراً بیٹھ گئے اور یوں خاموش ہو گئے جیسے کوئی موجود ہی نہ ہو اس عدیم المثال نظارہ کو ایم ٹی اے کے ذریعہ ساری دنیا میں دیکھا گیا۔

اتوار کے روز جب ربوہ سے پہلا مرکزی وفد ''گلف ایئر'' کے ذریعہ برطانیہ پہنچا جس میں حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ بھی شامل تھے۔ آپ کے ارشاد پر اُسی روز سے ایم۔ ٹی۔ اے کے ذریعہ حضور رحمہ اللہ کے چہرہ مبارک کا دیدار کروانا شروع کر دیا گیا۔

مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ تمام کام تسلی بخش طریقے سے ہو رہے تھے مگر دو مراحل ابھی ایسے تھے جن کو طے کرنا باقی تھا اور جو یقیناً ایک بڑے امتحان کا درجہ رکھتے تھے۔ اُن میں سے ایک تھا انتخاب خلافت اور دوسرا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے جسدِ اطہر کی تدفین جس کے متعلق تا حال کوئی فیصلہ نہیں ہوا تھا کہ کہاں ہوگی۔ گو ہم نے بروک وڈ کے مقامی قبرستان کے علاوہ متبادل انتظامات بھی کر رکھے تھے نیز Weverley borough اور Surrey County Council سے رابطہ کر کے اسلام آباد میں تدفین کی اجازت طلب کی گئی تھی جو حکام نے غیر معمولی ہمدردی اور تعاون کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کی اجازت دیدی۔ جبکہ آخری فیصلہ صرف خلیفہ وقت ہی کر سکتے تھے۔

انتخاب خلافت کے لئے مجلس کے ارکان کی بڑی تعداد منگل کے دن تک لندن پہنچ چکی تھی اور صبح ہی سے یہ اعلان کر دیا گیا کہ نماز مغرب وعشا کے بعد خلافت کا انتخاب ہوگا۔ یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ مسجد فضل لندن کے بڑے گیٹ پانچ بجے بند کر دیئے جائیں گے اور سوائے ذمہ دار افراد کے کوئی دوسرا فرد احاطۂ مسجد میں داخل نہیں ہوگا اور نماز مغرب وعشا کے لئے بھی مسجد میں صرف مجلس انتخاب خلافت کے ممبران ہی داخل ہوں گے۔

انتخاب کے وقت کا اعلان سنتے ہی لوگوں نے مسجد فضل کے گرد جمع ہونا شروع کر دیا اور شام پانچ بجے کے بعد تو اردگرد کی تمام سڑکیں انسانوں سے بھر گئی تھیں اور لوگ بے چینی و بے قراری سے نماز مغرب و عشاء کے وقت کا انتظار کر رہے تھے۔ ہر شخص دعاؤں میں مصروف تھا اور اللہ تعالیٰ سے التجائیں کر رہا تھا کہ جماعت کی خوف کی حالت کو جلد از جلد امن میں بدل دے۔ نماز مغرب وعشا کا وقت ہوا تو ساری سڑکیں مسجد میں بدل گئیں۔ مسجد سے ملحقہ ٹینس گراؤنڈ کی انتظامیہ کی طرف سے گراؤنڈ کے استعمال کی اجازت کے بعد گراؤنڈ میں خواتین کے بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔ لاؤڈ سپیکر پر امام صاحب کی آواز دور دور تک صاف سنائی دے رہی تھی جنہوں نے نمازیں پڑھائیں اور مختلف ہدایات دیں۔ مجلس انتخاب کے ممبران ساڑھے نو بجے مسجد کے اندر چلے گئے تو مسجد کے دروازے بند کر دیئے گئے اور ہر طرف خاموشی اور سکوت چھا گیا۔

انتظار کا دور کٹا، پونے بارہ بجے ساؤنڈ

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072

SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

سسٹم آن ہوا اور مجلس انتخاب خلافت کمیٹی کے سیکرٹری مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کے خلیفۃ المسیح الخامس منتخب ہونے اور مجلس انتخاب خلافت کے تمام ممبران کی طرف سے بیعت کرنے کی خوشخبری سنائی۔ اس کے بعد مجلس خلافت کے ممبران نے مسجد خالی کر دی اور عام بیعت کا انتظام کیا گیا۔

مکرم امیر صاحب نے فرمایا کہ اسی دوران ایک عظیم الشان واقعہ رونما ہوا جو یہ تھا کہ جب مسجد بھر گئی تو حضور انور نے عُشاقِ خلافت کو بیٹھ جانے کا ارشاد فرمایا۔ ان الفاظ کا کان میں پڑنا تھا کہ مسجد تو کیا مسجد کے اردگرد سڑکوں پر دور دور تک کھڑے لوگ فوراً بیٹھ گئے اور یوں خاموش ہو گئے جیسے کوئی موجود ہی نہ ہو۔ اس عدیم المثال نظارہ کو MTA کے ذریعہ ساری دنیا میں دیکھا گیا۔

مکرم امیر صاحب نے کہا یہ نظارہ نظم و ضبط، اطاعت و فرمانبرداری کا عظیم الشان مظاہرہ تھا جس نے بلاشبہ چودہ سو سال پہلے اس واقعہ کی یاد تازہ کر دی جب سید الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ نے مسجد میں صحابہ کو بیٹھنے کا حکم دیا تھا اور پھر اس آواز کو جب گلی میں ایک صحابی نے سنا تو انہوں نے بھی اطاعت کی۔

رات سوا بارہ بجے کے قریب حضور ایدہ اللہ نے احباب جماعت سے بیعت لی اور اُس کے بعد آپ افراد خاندان سے ملنے کے لئے قصر خلافت میں تشریف لے گئے۔ جس کے بعد آپ 41 نمبر گیسٹ ہاؤس میں قیام کے لئے چلے گئے اور یہاں حضورؒ کی تدفین کے انتظامات کو آخری شکل دینے کے لئے میٹنگ طلب کی اور فیصلہ فرمایا کہ تدفین اسلام آباد میں کی جائے گی۔

مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ نماز جنازہ کے انتظامات کے حوالہ سے تو کوئی مشکل نہیں تھی کیونکہ اسلام آباد میں جلسہ کے دنوں کی طرح بڑی بڑی مارکیاں تو پہلے سے لگا دی گئی تھیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اتنی بڑی مارکیاں چھٹیوں میں ملنی ناممکن تھیں لیکن جلسہ سالانہ کے ایک سپلائیر Snowdens نے اپنے ورکرز کو چھٹیوں سے واپس بلا کر یہ کام کروایا۔

جنازہ کا قافلہ مسجد سے اسلام آباد صبح دس بجے روانہ ہوا۔ اس وقت مسجد کا سارا ماحول بہت سوگوار تھا۔ ہمسائے بھی اپنے گھروں سے باہر آکر احتراماً کھڑے تھے۔ پولیس نے ساڑھے نو بجے سے ہی A3 ہائی وے بند کر دی تھی اور پولیس کے موٹر سائیکل سوار آفیسرز مسجد فضل سے اسلام آباد تک قافلہ کے ہمراہ رہے۔ خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے افراد اور دنیا بھر کی جماعتوں کے وفود کے پیش نظر اس تاریخی قافلہ کے لئے ایک سو کاروں کا انتظام کیا گیا تھا اور قافلہ کو اس طرح ترتیب دیا تھا کہ جسد اطہر کو لے جانے والی گاڑی میں مکرم صاحبزادہ مرزا سفیر احمد صاحب، مکرم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب، محترم بریگیڈیئر ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب تھے۔ اور قافلہ کو جو کار لیڈ کر رہی تھی اُس میں نائب امیر مکرم سید احمد یحییٰ صاحب، مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ یو کے، مکرم کریم اسد احمد خان صاحب، مکرم ملک سلطان احمد صاحب اور مکرم کیپٹن عبدالماجد صاحب بیٹھے اور اس کے پیچھے بیس کاروں میں حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان کے افراد بیٹھے اور پھر باہر سے آئے ہوئے نمائندگانِ خاص اور وفود کے لئے کاریں مختص تھیں۔

رستہ میں موٹروے کے تمام جنکشن پر پولیس افسران تعینات تھے تاکہ کوئی کار موٹروے کی طرف نہ آسکے۔ موٹروے کے ساتھ ساتھ جگہ جگہ احمدیوں کے گروہ اپنے امام کو رخصت کرنے کے لئے احتراماً کھڑے نظر آتے تھے۔ حفاظتی تدابیر کو ہر لحاظ سے مکمل بنانے اور فضا سے زمین پر قافلہ کی منظر کشی کے لئے ہیلی کاپٹر بھی ساتھ ساتھ اُڑتا رہا۔ اسی طرح MTA کی ٹیم سارے سفر کو نشریات میں پیش کرتی رہی۔ ایک گھنٹہ میں قافلہ اسلام آباد پہنچ گیا جہاں حضورؒ کے جسدِ اطہر کو جنازہ گاہ کے طور پر لگائی ہوئی مارکی کے سامنے کھڑی کی گئی چھوٹی مارکی کے اندر لے جایا گیا۔

مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا قافلہ مسجد فضل لندن سے پورے گیارہ بجے اسلام آباد کے لئے روانہ ہوا۔ لیکن اسلام آباد سے چند میل کے فاصلہ پر پہنچ کر قافلہ ٹریفک میں پھنس گیا۔ ٹریفک کی بھیڑ دیکھ کر تشویش ہوئی اور خیال آیا کہ اگر کوئی انتظام نہ ہوا تو اسلام آباد پہنچنے میں بہت زیادہ تاخیر ہو سکتی ہے چنانچہ مکرم ناصر خان صاحب کے ذریعہ، پولیس سے رابطہ کیا گیا جو چند منٹ کے اندر وہاں پہنچ گئی جہاں قافلہ پھنسا ہوا تھا۔ اس طرح بہت کم وقت میں انہوں نے قافلہ کے اسلام آباد پہنچنے کا بندوبست کر دیا۔

نماز ظہر و عصر کا وقت ڈیڑھ بجے مقرر تھا لیکن اطلاعات آرہی تھیں کہ جنازہ میں شرکت کے لئے آنے والوں کی سینکڑوں کاریں ٹریفک میں پھنسی ہوئی ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صورتحال سے آگاہ کیا گیا تو آپ نے نمازوں کا وقت اڑھائی بجے مقرر فرما دیا اور اس طرح زیادہ سے زیادہ لوگوں کو جنازہ میں شرکت کرنے کی سعادت مل گئی۔

حضور ایدہ اللہ نے اڑھائی بجے نماز ظہر و عصر پڑھائی اور پھر خطاب کے بعد اجتماعی بیعت ہوئی جس کے بعد نماز جنازہ ادا کی گئی جس میں ایک اندازہ کے مطابق تیس ہزار افراد شامل ہوئے۔ پھر جسدِ اطہر کو اس قطع خاص کی طرف لے جایا گیا جہاں تدفین عمل میں آئی تھی۔ سارا راستہ حضور ایدہ اللہ نے جسدِ اطہر کو کندھا دیا اور پھر لحد میں اتارنے اور قبر پر مٹی ڈالنے میں بھی دوسروں کا ہاتھ بٹایا۔ تدفین کی ساری کارروائی کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ موقع پر موجود رہے اور قبر تیار ہو جانے پر دُعا کرائی اور قبر پر کتبہ نصب کیا۔

تدفین کے موقع پر قطع خاص میں جانے کی اجازت درجہ ذیل افراد کو تھی :-

1۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد۔ 2۔ جملہ اراکین مجلس انتخاب خلافت۔ 3۔ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے عملہ کے افراد۔ 4۔ اراکین مجلس عاملہ یو کے۔ 5۔ بیرونی ممالک سے آنے والے ذیلی تنظیموں کے صدر صاحبان۔ 6۔ حضور انور کی خدمت کرنے والے ڈاکٹر صاحبان۔ 7۔ بیرونی ممالک سے آئے ہوئے جملہ مبلغین انچارج

تدفین کے وقت اراکین پارلیمنٹ، مقامی پادری اور بہت سے معززین تشریف لائے ہوئے تھے۔ کئی ہفتوں تک قومی اور مقامی اخباروں میں حضورؒ کی وفات کی خبریں اور تعزیتی پیغامات شائع ہوتے رہے۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا تعارف بھی بعض قابل ذکر اخبارات Daily Telegraph اور The Times وغیرہ میں شائع ہوا۔ تدفین کے روز برطانیہ کے مختلف ٹیلی وژن نیٹ ورکس اور اخباری نمائندوں نے جنازہ کی کارروائی کے بعض حصے پیش کئے ان میں ITV, BBC, SKY, ARY شامل ہیں، نیز BBC اور مقامی ریڈیو سٹیشنز نے بھی تفصیلی خبریں نشر کیں۔

بیرونی ممالک سے آئے ہوئے مہمانوں کی اکثریت اگرچہ اگلے دو روز میں واپس چلی گئی تھی لیکن یہ سلسلہ کم و بیش قریباً دو ہفتہ بعد تک جاری رہا۔ اللہ تعالیٰ تمام کارکنان کو بہترین جزاء عطا فرمائے۔ آمین۔

26واں سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت

تمام اراکین مجلس انصار اللہ بھارت کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 26ویں سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت کی مورخہ 9.8 اکتوبر 2003 بروز بدھ اور جمعرات منعقد کئے جانے کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ زیادہ سے زیادہ اراکین اس اجتماع میں شرکت کیلئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں نیز اس اجتماع کے ہر جہت سے کامیاب ہونے کیلئے دعا کرتے رہیں۔

ناظمین زعماء کرام امراء و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ اپنی مجلس سے زیادہ سے زیادہ انصار کی شمولیت کیلئے کوشش فرمائیں۔

(صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

بقیہ صفحہ: (5)

نزول الماء کا سخت خطرہ ہوتا ہے۔ تب خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مجھے اپنی اس وحی سے تسلی اور اطمینان اور سکینت بخشی اور وہ وحی یہ ہے "نَزَلَتِ الرَّحْمَةُ عَلٰى ثَلٰثٍ اَلْعَيْنُ وَعَلَى الْاُخْرَيَيْنِ"، یعنی تین اعضاء پر رحمت نازل کی گئی۔ ایک آنکھیں اور دو اور عضو اور ان کی تصریح نہیں کی اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جیسا کہ پندرہ بیس برس کی عمر میں میری بینائی تھی ایسی ہی اس عمر میں بھی کہ قریباً ستر برس تک پہنچ گئی ہے وہی بینائی ہے۔ سو یہ وہی رحمت ہے جس کا وعدہ خدا تعالیٰ کی وحی میں دیا گیا تھا"۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۱۹)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ آج رات کے دو بجے الہام ہوا تھا"۔ (یہ ۱۷ اگست ۱۹۰۷ء کی بات ہے) "اِنَّ خَبَرَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَاقِعٌ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی پیشگوئی واقع ہونے والی ہے۔ دو تین ماہ میں کوئی نہ کوئی نشان ظہور میں آجاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کے خاتمہ کے دن قریب ہیں کیونکہ لکھا ہے کہ آخری زمانہ میں نئے نئے نشانات ظہور میں آئیں گے اور جیسے تسبیح کا دھاگہ توڑ دیا جاوے تو دانے پر دانہ گرتا ہے ویسے ہی نشان پر نشان ظاہر ہوگا۔ یہ عجیب بات ہے کہ کوئی سال اب خالی نہیں جاتا، دو چار مہینہ میں کوئی نہ کوئی نشان ضرور واقع ہو جاتا ہے۔ تمام نبیوں نے اس بات کو مان لیا ہے کہ جس زور سے آخری زمانہ میں نشانات کا نزول ہوگا اس سے پہلے ویسا کبھی نہیں ہوا ہوگا۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۵۶۔۲۵۷ جدید ایڈیشن)۔

اب آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک انتباہ پڑھتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں:

"کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ...... امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا ...... اے یورپ تُو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں وہ سنے کہ وہ وقت دور نہیں"۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد نمبر ۲۲ صفحہ ۲۶۹)

PRIME AUTO PARTS

House of Genuine Spares

Ambassador & Maruti

P, 48 PRINCEP STREET

CALCULTTA - 700072 ●2370509

پروپیگنڈہ بے بنیاد اور بے ہودہ!

محترم مولانا محمد عمر صاحب انچارج مبلغ کیرلہ نے ایک معاند احمدیت کے جواب میں درج ذیل مضمون تحریر کیا جو کہ کیرلہ کے کثیر الاشاعت روزنامہ ''چندریکا'' 26 مئی 2003 میں شائع ہوا۔

چندریکا مورخہ ۲۳ر مئی کی اشاعت میں زیر عنوان منورما کی قادیانی سیوا شائع شدہ پی پی عبد الرحمٰن کی چٹھی بالکل جھوٹ پر مبنی اور اسلامی تہذیب و تمدن کے بالکل خلاف ہے پچھلی ۱۹ر اپریل کو احمدیہ مسلم جماعت کے خلیفہ چہارم مرزا طاہر احمد لندن میں وفات پاگئے اور ان کی تدفین سے قبل مرزا مسرور احمد نئے خلیفہ منتخب ہوئے۔ اس پر تمام میڈیا نے بہت اہمیت کے ساتھ خلیفہ رابع کی وفات اور خلیفہ خامس کے انتخاب کی خبر شائع کی۔

کیرلہ سے شائع ہونے والے چندریکا ۔مادھیمم۔ ورتامانم وغیرہ مسلمانوں کے اخبارات کے علاوہ کیرلہ کے کثیر الاشاعت ملکی اخبارات مالایالہ منورما۔ ماترو بھومی وغیرہ تمام اخبارات نے یہ دونوں خبریں نمایاں رنگ میں شائع کیں۔

اس طرح خبر شائع ہونے پر جماعت احمدیہ کے شدید معاند پی پی عبد الرحمٰن کا منورما کے خلاف الزام تراشی افسوسناک ہے۔

پی پی عبد الرحمٰن کے اس دعوئی میں کوئی حقیقت نہیں کہ جماعت احمدیہ اور اسکی خلافت کے خلاف حکومت پاکستان اور مسلمانوں کے علماء نے کفر کا فتوئی لگایا تھا جبکہ جماعت احمدیہ قرآن و سنت کے احکام کو ذرہ بھر چھوڑے بغیر تمام اسلامی احکام پر پوری طرح گامزن ہے۔ جب سے مسلمانوں کے علماء نے جماعت احمدیہ کے خلاف کفر کا فتوئی لگا کر اسکی مخالفت میں تیزی دکھانی شروع کی جماعت احمدیہ ترقی پذیر ہوتی رہی۔ اور اب یہ جماعت ۲۰ کروڑ نفوس پر مشتمل ایک طاقت بن کر زمین پر ابھر رہی ہے۔

عبد الرحمٰن کا یہ دعوئی کہ احمدیوں کو برطانوی حکومت کی پشت پناہی حاصل ہے خود عقل اور حقیقت کے خلاف بات ہے۔

عیسائیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت یسوع مسیح خدا اور خدا کا بیٹا ہے اور اب تک حیات سے ہیں۔ اس عقیدہ کے برخلاف جماعت احمدیہ قرآن۔ بائبل تاریخ اور سائنس کی رو سے ناقابل تردید طور پر یہ ثابت کر رہی ہے کہ حضرت یسوع مسیح وفات پاچکے ہیں اور ان کی قبر کشمیر میں موجود ہے۔ اور اس بارے میں تحقیق کرنے کیلئے جماعت احمدیہ تمام عیسائی محققوں اور مؤرخوں کو چیلنج کر رہی ہے۔ ایسی صورت میں یہ کہنا کہ جماعت احمدیہ انگریزوں کی پیداوار ہے عقل و دانشمندی کے خلاف ہے جماعت احمدیہ کے خلیفہ کے بہت سارے خطبات مغربی ایشیا کے مسائل کے مضبوط حل پر مشتمل ہیں۔ تمام قارئین اس حقیقت سے واقف ہیں کہ امریکہ اور برطانیہ کے کفش بردار کون لوگ ہیں جن کی وجہ سے اسلامی دنیا کو کن کن آفات سے دوچار ہونا پڑ رہا ہے۔ پی پی عبد الرحمٰن کی ان جھوٹ اور افتراء پر مشتمل باتوں کا غور و فکر کرنے والوں پر کوئی اثر نہیں ہوگا۔

ہندوستان بہت سارے مذاہب اور فرقوں کی آماجگاہ ہے ایسے سیکولر ملک میں پیشوایان مذاہب کے احترام کے خلاف عبد الرحمٰن نے جو زہریلی زبان استعمال کی ہے ایسی زبان استعمال کرنے والوں کو ملک کے دانشور فسادی اور انتہا پسند خیال کرتے ہیں کیا یہ بات درست ہے کہ امن و امان کے پیروکار جماعت احمدیہ کے خلاف جو مرضی چاہے کہتا رہے۔

میں پی پی عبد الرحمٰن کو بتانا چاہتا ہوں کہ پیار و محبت کے ساتھ باہم گفت و شنید اور تبادلہ خیالات کے بجائے اشتعال انگیزی کا رویہ اختیار کرتے ہوئے مذہبی رہنماؤں کی تذلیل کرنا اور اخباروں کے خلاف بھونکتے رہنا ایک شیطانی حرکت ہے۔

بقیہ صفحہ: (16)

مسجد بنائی تھی اسکے بعد 1992 میں نئی مسجد کے لئے بنیادیں رکھی گئیں مگر اقتصادی حالات کی وجہ سے کام روکنا پڑا۔ یہاں تک کہ جب 2001ء میں احمدیت کا پیغام پہنچا اور ہم سب نے اتفاق کرکے احمدیت کو قبول کیا تو احمدیت کی برکت سے ہی یہ مسجد مکمل ہوئی جس کا آج افتتاح ہو رہا ہے۔

اس کے بعد نائب وزیر اعظم مکرم اونگ سموئل کی نمائندگی میں گورنر کمپونگ چھنانگ نے بتایا کہ وزیر اعظم نے اس تقریب میں شامل ہونا تھا لیکن اچانک بادشاہ سہانوک صاحب کے ساتھ باہر جانے کا پروگرام بنا اس لئے وہ شامل نہیں ہوسکے۔ مگر آپ نے مبارکباد کا پیغام بھیجا ہے۔ انہوں نے جماعت کی تعریف کی کہ یہ جماعت مختلف علاقوں میں بہت اچھا کام کر رہی ہے۔ انہوں نے احمدیوں کو ایک اچھی ''ساکوم'' (جماعت) بھی قرار دیا۔ اور انہوں نے دوسرے لوگوں کو بھی اس جماعت کے ساتھ تعاون کرنے کا مشورہ دیا۔ اس موقع پر انہوں نے جماعت کو گولڈ میڈل بھی دیا۔ بالآخر فیتہ کاٹ کر مسجد کا افتتاح کیا گیا۔ گورنر صاحب نے جب فیتہ کاٹا تو یہ کہتے ہوئے کہ ''احمدیہ چھوک چھٹی'' یعنی احمدیہ کامیاب ہے۔ اپنا ہاتھ اوپر اٹھایا اس پر سب حاضرین نے تالیاں بجائیں بعد میں گورنر صاحب مسجد کے اندر معائنہ کیلئے گئے اور مہمانوں کی کتاب پر دستخط کئے۔ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو ہمیشہ مخلص نمازیوں سے بھرا رکھے آمین

(رپورٹ حسن بصری صاحب مربی انچارج کمبوڈیا)

اظہار جذبات بر خلافتِ پنجم

...... از۔ پروفیسر محمد اسحٰق بیدلؔ۔ میسور

پھر سے اللہ کی تائید کا عالم دیکھو
قدرت ثانیہ کا نقشۂ پنجم دیکھو!

احمدیوں پہ لہُ الحمد بہار نو ہے
اُن کا اللہ کی درگاہ میں سر خم دیکھو!

''فرقۂ ناجیہ'' سو سال سے فائز ہی رہا
کامرانی جو مقدر ہے سو ہر دم دیکھو

متحد ایک جماعت کا نمونہ یکتا
ایک بار اور شیاطین کو برھم دیکھو

مومنوں کیلئے کافی ہے امامِ پنجم
سارے اعداء کی بچھی ہے صفِ ماتم دیکھو

واہ رے زورِ قلم تحتِ خلافت میرا
ہر مخالف کے مقابل مرا دم خم دیکھو!

دل خلیفہ کو دیا دیکھئے عشقِ بیدلؔ
اب شب و روز اُسے تم خوش و خرم دیکھو!

آپ کے خطوط ==== آپ کی رائے

قاعدہ یسّرنا القرآن ''قادیان'' سے لاکھوں مسلم گھرانوں نے فائدہ اٹھایا

میرا تعلق ہندوستان کی سب سے بڑی دیسی مسلم ریاست حیدر آباد دکن سے ہے۔ میرا گھرانہ ایک مسلم عالم و فاضل و مبلغ قاری مرحوم محمد میر علی عثمانی کی سرپرستی میں دین اسلام کی خدمت میں مصروف رہا ہے۔ آپ کے مطبع خانہ کا قاعدہ یسرنا القرآن جو کہ قادیانی طرز کتابت پر طبع ہو کر شائع کیا جاتا تھا نیز قرآن مجید مکمل 30 سپارے اور علیحدہ علیحدہ تیس سپارے بھی قادیانی طرز کتابت پر طباعت کر کے شائع کئے جاتے تھے اُس سے کم عمر مسلم بچوں اور بچیوں میں طوطے کی طرح رٹنے کی بجائے حرف حرف پہچان کر پڑھنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی تھی۔ یہ دین اسلام کی ایک بہت بڑی خدمت تھی اور اب بھی ہے اللہ اس طرز کتابت کو ایجاد کر کے طبع کرنے اور شائع کرنے والے مسلم قادیانی بھائی اور ان کی آل اولاد کو تاقیامت یہ خدمت جاری و ساری رکھنے کی توفیق اور ہمت و حوصلہ اور صلاحیت عطا فرمائے۔ ہندوستان کے لاکھوں مسلم گھرانوں نے اس طرز کتابت پر شائع ہونے والے قاعدہ یسرنا القرآن سے فائدہ اٹھایا اس قاعدہ کو اگر مسلم بچے بچی کو پڑھا دیا جائے تو وہ نہ صرف قرآن مجید بلکہ اردو بھی آسانی سے سیکھ کر آگے پڑھ سکتا ہے۔ میری عمر اس وقت ۷۲ سال ہے میرے دادا مرحوم نے مجھے اور میرے بھائی بہنوں بلکہ اپنے خاندان، رشتہ دار، احباب، پڑوسیوں، عام مسلم بچوں کو ہزاروں کی تعداد میں اس مذکورہ قاعدہ سے قرآن مجید تجوید اور اردو زبان کی تعلیم سے آراستہ کیا یہ مرحوم کی زندگی کا واحد مقصد تھا۔ ۱۹۵۲ء میں میں ہندوستان سے ہجرت کر کے کراچی پاکستان چلا گیا۔ میرے پاس اب تک ۱۹۴۴ء کا طبع شدہ مکمل قرآن مجید جو کہ قادیانی طرز کتابت پر طبع شدہ ہے موجود ہے۔ میں قادیانی طرز کتابت پر طبع ہونے والے قاعدہ یسرنا القرآن اور مکمل قرآن مجید اور علیحدہ علیحدہ 30 سپاروں کی تلاش میں ہوں۔ یہ ہر مسلم گھرانے کے لئے جو اس وقت ہند و پاک اور بنگلہ دیش میں مقیم ہیں ایک لاجواب بیش قیمت عمدہ تحفہ ہے۔ ہر مسلم خاندان کی زینت اور رونق ہے۔ اگر یہ طباعتی اور اشاعتی ادارہ انقلابات زمانہ اور لوگوں کی جہالت اور تنگ نظری سے بند ہو گیا ہے تو میری مؤدبانہ درخواست ہے کہ اس کام کو بلا تاخیر شروع فرمایا جائے۔ (ایم حمید الدین عثمانی سڈنی۔ آسٹریلیا)

بدر :: قادیان دار الامان سے تقسیم ملک سے قبل بھی قاعدہ یسرنا القرآن اور قاعدہ یسرنا القرآن کی طرز پر قرآن مجید شائع ہوتا رہا ہے اور تقسیم ملک کے بعد بھی شائع ہو رہا ہے اور بفضلہٖ تعالیٰ پاکستان سے بھی یہ سلسلہ باوجود متعصبین کی طرف سے برپا کرنے والی مشکلات کے جاری و ساری ہے۔ اس تفصیلی خط اور قاعدہ یسرنا القرآن پر تبصرہ کیلئے ہم محترم حمید الدین عثمانی صاحب کے شکر گزار ہیں۔ (ادارہ)

دورِ خلافتِ رابعہ سے متعلق

میری حسین یادیں

(قسط ۵)

خاکسار کے تئیں حضور رحمہ اللہ کی خوشنودی میرا سرمایۂ حیات ہے

انسانی زندگی میں بعض شیریں اور روح پرور یادیں ایسی ہوتی ہیں جنہیں وہ کبھی بھی بھول نہیں پاتا ہے اور یہ یادیں اس کے دکھ اور درد کے دنوں میں طمانیت قلب اور مسرت کا باعث ہوتی ہیں۔

ایسی میٹھی یادیں اس ناچیز کو ۷ تا ۱۳ اکتوبر ۸۳ء کو حاصل ہوئیں۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ شری لنکا کی جماعتوں کا دورہ کرنے کیلئے مورخہ ۷ راکتوبر ۸۳ء کو شری لنکا کے دارالسلطنت کولمبو کے ہوائی اڈہ میں مع اہل و عیال اور افراد قافلہ ورود فرما ہوئے۔

حضور انور کے استقبال کیلئے شری لنکا کی جماعتوں کے منتخب افراد کے علاوہ حیدر آباد۔ بنگلور۔ مدراس اور کیرلہ کی جماعتوں کے احباب بھی شامل تھے مرکزی ہدایت کے مطابق مناسب انتظامات کرنے کیلئے خاکسار قبل از وقت شری لنکا پہنچا ہوا تھا۔ اُس دن سے لیکر حضور اقدسؒ کی واپسی تک احباب جماعت کا تعارف۔ مجالس عرفان۔ وشوریٰ۔ پریس کانفرنس وغیرہ تمام تقاریب میں اردو سے تامل میں اور تامل سے اردو میں ترجمہ کرنے کی سعادت اس ناچیز کو حاصل ہوئی۔ اس طرح تمام تقاریب میں اپنے پیارے آقا کا قرب حاصل رہا۔ یہ ایام میری زندگی میں ہمیشہ یادگار رہیں گے۔ اور کبھی فراموش نہیں ہو سکتے۔

۲۔ جب سے خاکسار بطور مبلغ انچارج ۱۹۷۰ء میں چنئی (مدراس) پہنچا اُس وقت سے خلیفۂ وقت کے ہر خطبہ کا تامل میں ترجمہ کر کے جماعت کو سنانے کی سعادت اس ناچیز کو ہوتی رہی۔ اس کے بعد ۱۹۸۲ء سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے خطبات کا بھی ترجمہ اسی طرح خاکسار کرتا رہا۔ ۱۹۹۰ء میں جب خاکسار کا تبادلہ کیرلہ میں ہوا تو حضورؒ کے خطبات کا مالایالم میں ترجمہ کرتا رہا۔ اس ترجمہ کی اشاعت اور کیرلہ کی تمام جماعتوں تک پہنچانے کی ذمہ داری صوبائی مجلس خدام الاحمدیہ نے اپنے ذمہ لی جو نہایت حسن وخوبی سے اپنا فریضہ سرانجام دے رہی ہے۔ کچھ عرصہ سے ترجمہ کا کام مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب بھی کر رہے ہیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے ۶ر ستمبر ۱۹۹۱ء کو بمقام مسجد نور اوسلو (ناروے) میں فرمودہ خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

''ایسی جماعتوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دن بدن معیار ترقی پر ہے اور ساری جماعت کو پتہ لگ رہا ہے کہ کیا ہو رہا ہے۔ ساؤتھ انڈیا میں ہماری ایسی جماعتیں ہیں جو اردو نہیں سمجھتیں۔ وہاں ہمارے مبلغ مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ ہیں اُن کو خدا تعالیٰ نے اِس بات کا جنون دیا ہوا ہے کہ ادھر آواز کان تک پہنچی اُدھر فوری طور پر اُس کے ترجمے کئے اور ساری جماعتوں تک پہنچائے۔ وہاں سے جو جماعتوں کے خط ملتے ہیں اُن سے پتہ چلتا ہے وہ ہمارے ساتھ ہیں اُن کو افریقہ کا بھی پتہ ہے اُن کو امریکہ کا بھی پتہ ہے۔ اُن کو چین اور جاپان کا بھی پتہ ہے جماعت کے سارے مسائل کا علم رکھتے ہیں اور اُن کے خطوں میں روشنی ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھ کر مجھ سے بات کر رہے ہیں۔ لیکن جہاں یہ خطبات نہیں پہنچتے وہاں بچے ہوں یا بڑے ہوں وہ بے چارے جماعت سے کٹے ہوئے ہیں''۔

سیدنا حضرت امیر المؤمنین رحمہ اللہ تعالیٰ کی یہ خوشنودگی اس ناچیز کی زندگی کا سرمایہ حیات ہے بلکہ میری خدمات کا نچوڑ ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

(۳) سیدنا حضرت اقدس رحمہ اللہ تعالیٰ کے اس ناچیز پر بے شمار احسانوں میں سے ایک احسان حضور اقدس رحمہ اللہ تعالیٰ کی اس ناچیز غلام کے حق میں قبولیت دعا کا واقعہ ہے۔

خدا تعالیٰ نے خاکسار کو ۴ بچیاں دی ہیں جب میری پہلی بچی امۃ الوحید اہلیہ مولوی محمد ایوب صاحب امید سے ہوئی تو خاکسار نے حضور انور کی خدمت میں بیٹی کو نرینہ اولاد ملنے کیلئے دعا کی درخواست کی تو حضور نے ازراہ شفقت یہ بشارت دی کہ آپ کی بچی کو لڑکا پیدا ہوگا اور اس کا نام خالد رکھنا۔

چنانچہ حضور انور کی اس خوشخبری کے مطابق.خاکسار کو نواسہ پیدا ہوا جس کا نام محمد خالد رکھا گیا۔ اب یہ لڑکا B.com میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں میرے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کو حاصل ہوں (محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ)

☆☆☆

...... میں کیچ نہیں کر سکی۔ حضور مسکرا کر فرمانے لگے تم کرکٹ نہیں کھیل سکتی۔

جلسہ سالانہ قادیان 1991 تاریخ ساز اور بہت ہی مبارک جلسہ تھا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے خود شرکت فرمائی۔ جلسہ سالانہ قادیان کے اس بابرکت موقعہ پر میری خوش نصیبی تھی کہ خدمت کیلئے میری ڈیوٹی دار المسیح میں لگائی گئی جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ قیام فرما تھے میرے ساتھ قادیان کی چند اور لڑکیوں کی بھی ڈیوٹی تھی۔ اس موقعہ پر ہم نے دیکھا کہ ہمارے پیارے آقا بچوں سے کس قدر محبت اور پیار کا سلوک فرماتے ہیں۔ حضورؒ قادیان میں دن رات مصروف رہتے تھے لیکن جب بھی گھر میں آتے تو خوش گوار موڈ میں داخل ہوتے تھے اور ہم سب سے مسکراتے اور ہشاش بشاش چہرہ سے بات کرتے۔ اور ہم بچوں سے ہمارے گھروں کا حال ماں باپ بھائی بہنوں کا حال دریافت فرماتے۔ ایک مرتبہ مجھے فرمایا کہ تم دور کھڑی ہو جاؤ میں یہ امرود تمہاری طرف گیند کی طرح پھینکتا ہوں دیکھیں تم اس کو کیچ کر سکتی ہو یا نہیں۔ حضورؒ نے اُسے میری طرف گیند کی مانند پھینکا لیکن میں کیچ نہیں کر سکی حضور مسکرا کر فرمانے لگے تم کرکٹ نہیں کھیل سکتی۔ حضور جب ٹیبل پر کھانے کیلئے بیٹھتے تو اپنی بیٹیوں کے ساتھ ہمیں بھی کھانے کیلئے بٹھا لیتے اور کھانے کیلئے فرماتے۔ اور لطیفے سنا کر خوش کرتے۔ لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روٹی بڑے شوق سے آپ تلوا کر تناول فرماتے آپ ہم پر نہایت شفقت فرماتے رہتے ہمارے بھائی بہنوں کا نام پوچھ پوچھ کر سب کیلئے ٹافیاں اور چاکلیٹ عنایت فرماتے۔

ایک مرتبہ مجھے ایک رقم دے کر فرمایا کہ اسکو گنو کہ کتنی رقم ہے۔ میں نے گن کر بتایا کہ حضور نو سو روپے ہیں۔ حضور نے فرمایا پھر گنو میں نے تو تمہیں ایک ہزار روپے دیئے ہیں میں نے پھر گنا تو ایک ہزار روپے ہی تھے حضور نے از راہ شفقت یہ رقم مجھے عنایت فرمائی۔ میں نے اس رقم سے ''الیس اللہ بکاف عبدہ'' کی انگوٹھی بنوائی اور حضورؒ سے اس پر دعا کروائی قادیان میں بہشتی مقبرہ کے سامنے ہمارا گھر ہے۔ حضور روزانہ بہشتی مقبرہ نماز فجر کے بعد دعا کیلئے تشریف لاتے اور بعد میں قادیان کی مختلف سمتوں میں سیر کیلئے تشریف لے جاتے تھے۔ ایک مرتبہ ہمارے گھر کے سامنے سے آپ کا گذر ہوا۔ دیدار کے پیاسے احمدی احباب منتظر رہتے۔ گھروں کے دروازوں چھتوں سے آپ کا دیدار کرتے۔ جب ہمارے گھر کے سامنے آپ تشریف لائے تو دروازہ اور کھڑکیوں پر کھڑے احباب و مستورات سے فرمایا کہ آپ لوگ کہاں کہاں سے آئے ہیں، مہمانوں نے بتایا کہ ہم کرناٹک۔ آندھرا۔ مہاراشٹر کے علاقہ سے آئے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ کس کا مکان ہے آپ کو بتایا گیا کہ مظفر احمد فضل کا مکان ہے ایک چھوٹے سے گھر میں اس کثرت سے مہمانوں کا قیام دیکھ کر آپ متاثر ہوئے۔ اور قادیان میں ہی ایک خطاب میں ذکر فرمایا کہ گھروں میں اس کثرت سے مہمان ٹھہرے ہوئے ہیں ایسا لگتا ہے کہ مرغی کی دڑبے میں بے شمار چوزے بھرے ہوئے ہیں۔

ڈیوٹی کے موقعہ پر ایک مرتبہ فرمایا کہ تم لوگ میرے ساتھ فوٹو نہیں کھنچواؤ گی ہمارے دل کی مراد بر آئی۔ ہم نے عرض کیا کہ حضور ہم ضرور کھنچوائیں گے۔ حضور نے اپنے کیمرہ سے ہمارے ساتھ کھڑے ہو کر فوٹو کھنچوائی۔ اور تعجب اور کمال یہ ہے کہ دنیا بھر کی مصروفیات کے باوجود لنڈن جاکر ہمیں انفرادی طور پر اپنے دستخط سے وہ فوٹو بھجوائی ہماری مسرت کی انتہاء نہ رہی۔ حضور کا بے شمار پیار اور شفقت کی یادیں میری زندگی کا سرمایہ ہیں اللہ تعالیٰ حضورؒ پر تا قیامت بے شمار برکتیں نازل فرماتا رہے۔ آمین۔

(نصرت جہاں قانتہ اہلیہ شوکت اللہ جینا یادگیر)

☆☆☆

آپ کے مخلصانہ جذبات کو پڑھ کر میرا دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے لبریز ہو جاتا ہے

مکرم کے شفیق احمدی صاحب آف تیماپور کرناٹک کے خط کے جواب میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے جو خط آپ کی طرف روانہ فرمایا اور جس میں آپ نے موصوف کے جذبات کو قدر کی نگاہ سے دیکھا احباب کے ازدیاد ایمان کی خاطر ذیل میں شائع کیا جاتا ہے۔

عزیزم مکرم کے شفیق احمدی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آپ کا پر خلوص خط محررہ 9.5.84 موصول ہوا جزاکم اللہ تعالیٰ۔

آپ نے جس خلوص، محبت اور فدائیت سے اسلام و احمدیت کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کرنے کا عزم ظاہر کیا ہے یہ بہت ہی قابل قدر جذبہ ہے اللہ تعالیٰ قبول کرے ان مخلصانہ جذبات کو پڑھ کر میرا دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے لبریز ہو جاتا ہے اور بے قابو ہونے لگتا ہے۔ آج زمین کے پردہ پر حضرت مسیح پاک

باقی صفحہ (15) پر ملاحظہ فرمائیں

قرارداد تعزیت بروفات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ

منجانب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت۔ زیر ریزولیوشن 0179/20.4./03

سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے وصال پر 10 جون 1982ء کو قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر کے طور پر خلیفۃ المسیح الرابع منتخب ہوئے اور مخالفت کے پر آشوب دور میں منشاء الٰہی کے تحت اپریل 1984ء میں پاکستان سے لندن ہجرت فرمائی اور اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت اور روح القدس کی برکت سے 21 سال تک جماعت احمدیہ عالمگیر کی کامیاب قیادت فرماتے ہوئے جماعت کو چار دانگ عالم میں ترقیات کی شاہراہ پر چھوڑ کر مولیٰ حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔

آپ کا اکیس سالہ دور خلافت اس قدر غیر معمولی برکتوں سے معمور ہے اس قرارداد تعزیت میں صرف چند برکتوں کی طرف اشارہ ہی کیا جا سکتا ہے۔

☆۔ سیدنا حضور انور خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا بابرکت دور مجلس خدام الاحمدیہ کے لحاظ سے انقلاب انگیز دور ثابت ہوا۔ اپنی خلافت کے آغاز میں ہی حضور نے ذیلی تنظیموں کو براہِ راست اپنی نگرانی میں لے لیا اور ساری دنیا کی مجالس کی حضور نے شاندار قیادت فرمائی۔ جس کے نتیجہ میں ذیلی تنظیموں میں غیر معمولی بیداری پیدا ہوئی۔ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کو بھی اللہ تعالیٰ نے اس دور کے شیریں ثمرات سے خوب متمتع فرمایا۔ بھارت کے مختلف صوبوں میں کثرت کے ساتھ نئی مجالس کا قیام حضور کے دور کی حسین یادگار ہے۔ ہندوستان کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی تین ہزار سے زائد مجالس کی تعلیم و تربیت اور ان کو فعال بنانے کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی درخواست پر حضور رحمہ اللہ تعالیٰ وقتاً فوقتاً اخراجات بھی مہیا فرماتے رہے۔ اسی طرح مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی زیر نگرانی قادیان میں قائم جدید سہولیات سے آراستہ کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ۔ مخزن علم لائبریری، مقامی مجلس کے لئے ایوان طاہر کے نام سے دفتر کی تعمیر۔ اراکین مجلس کی جسمانی صحت کے فروغ کے لئے ''افزائے صحت خدام کلب'' کا قیام خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ نیز حضور رحمہ اللہ کی رہنمائی میں نومبائعین کی تعلیم و تربیت کے لئے مختلف اجتماعات کا انعقاد۔ ملکی اجتماعات میں کثرت سے نومبائعین کے نمائندوں کو قادیان بلائے جانے کا منصوبہ یہ سب حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت دور کے فیوض و برکات میں سے ہیں اور اسی دور میں صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کو جلسہ سالانہ برطانیہ اور جرمنی میں دو مرتبہ مجلس کی نمائندگی کرنے کا بھی شرف ملا۔

☆۔ آپ کو اپنے دورِ خلافت میں جہاں متعدد مغربی اور افریقی ممالک کے کامیاب دورے کرنے کی توفیق ملی وہاں ایک مسلم مملکت انڈونیشیا کا بھی تاریخ ساز دورہ کرنے کی سعادت ملی۔ جس کے نتیجہ میں انڈونیشیا میں احمدیت کی ترقی کا ایک نیا دور شروع ہوا۔

☆۔ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے دورِ خلافت میں کئی عظیم الشان تحریکوں کا آغاز عمل میں آیا جن پر جماعت نے والہانہ لبیک کہنے کی سعادت پائی۔ چنانچہ سب سے پہلی اور نہایت اہم تحریک دعوۃ الی اللہ کی تحریک تھی جس کے نتیجہ میں 1993ء سے عالمی بیعت کا روح پرور پروگرام شروع ہوا اور آپ کی زندگی کے آخری جلسہ سالانہ برطانیہ 2002ء کی عالمی بیعت تک آغوش احمدیت میں نئے آنے والوں کی تعداد ایک کروڑ سے ترقی کرتے کرتے بیس کروڑ تک جا پہنچی۔ دنیا کے 174 ممالک میں جماعت قائم ہو گئی بالخصوص ہندوستان میں دعوۃ الی اللہ کے سلسلہ میں جو حیرت انگیز ترقی نصیب ہوئی ہے وہ خلافت رابعہ کی ایک عظیم برکت اور اہم کارنامہ ہے۔

☆۔ پھر ان نومبائعین کو سنبھالنے اور مستقبل کی عظیم ضروریات کو پورا کرنے کیلئے آپ نے الٰہی منشاء کے تحت وقف نو کی تحریک فرمائی جس میں بفضلہٖ تعالیٰ کئی ہزار والدین نے اپنے ہاں پیدا ہونے والے بچوں کی زندگیاں وقف کر کے جماعت کو پیش کر دیں۔

☆۔ دکھی انسانیت کی خدمت کا جذبہ آپ کے دل میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ چنانچہ بوسنیا، ترکی، جاپان، ہندوستان، اور افریقی ممالک جماعت کی خدمات کے ممنون رہیں گے۔ بلکہ دکھی انسانیت کی خدمت کے لئے آپ نے لندن اور جرمنی میں Humanity First کے نام سے ادارہ قائم فرمایا۔ جس کے ذریعہ بنی نوع انسان کی خدمات کے بہت کام ہو رہے ہیں۔

☆۔ پھر آپ کے مبارک دور میں تراجم قرآن کریم کی اشاعت اور مساجد و دیار التبلیغ اور عظیم الشان تربیتی و تبلیغی مراکز کی تعمیر میں جو گرانقدر کام ہوا ہے وہ بھی حیرت انگیز ہے۔

☆۔ تیسری دنیا میں احمدیت کے نفوذ کی غرض سے وقف جدید کی تحریک کو آپ نے عالمگیر حیثیت کی حامل بنا دیا جس کے نتیجہ میں ہندوستان اور افریقی ممالک وغیرہ میں کروڑہا روپیہ خرچ ہو رہا ہے۔

☆۔ آپ کے دور خلافت میں ایک عظیم الشان نعمت مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کا اجراء ہے جو آج خدا کے فضل سے دنیا کے کناروں تک روزانہ چوبیس گھنٹے کی اسلامی نشریات پیش کر رہا ہے۔ جس کام کو مسلم دنیا کی بڑی بڑی حکومتیں انجام نہ دے سکیں خدا کے اس برحق خلیفہ نے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے دن رات محنت کر کے اس کو نہ صرف جاری فرمایا بلکہ متعدد پروگراموں میں بنفس نفیس خود شامل ہو کر نہایت عرق ریزی سے ان کو کامیاب اور مفید بنانے کی زندگی کے آخری دن تک جدوجہد فرماتے رہے۔ آپ کی مجالس علم و عرفان اور آپ کے درس القرآن اور اردو ترجمۃ القرآن کی کلاسیں آپ کی ہومیوپیتھی کلاسیں، آپ کی اُردو کلاس اور بچوں اور مختلف زبانیں بولنے والوں کے ساتھ الگ الگ دلچسپ ملاقات کے پروگرام رہتی دنیا تک یادگار رہیں گے۔

☆ اسی طرح قادیان کی موجودہ اور مستقبل کی ضروریات کے پیش نظر جو جدید تعمیرات کا سلسلہ شروع فرمایا گیسٹ ہاؤسز اور بیوت الحمد کالونی اور جدید ہسپتال تعمیر کروایا اور دار المسیح کی رینوویشن اور مزید آئندہ تعمیرات کے لئے جو ہدایات فرمائی ہیں وہ بھی ہمیشہ آپ کی یاد دلاتی رہیں گی۔

☆ پھر آپ کی مبارک زندگی کے آخر میں اپنی والدہ ماجدہ حضرت مریم بیگم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نام پر مریم شادی فنڈ کے نام سے جو فنڈ قائم فرمایا آئندہ غریب بچیوں کی باعزت رخصتی کے لئے ایک بابرکت یادگار تحریک کی صورت اختیار کر گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ حضور انور کی اس آخری تحریک کو بھی بہت بابرکت فرمائے۔

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ موعود آخرالزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند ارجمند اور آپؓ کی خوبو اور آسمانی صفات و برکات کے ظل و عکس تھے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حرم ثالث حضرت سیدہ مریم بیگم امّ طاہرؓ کے بطن مبارک سے 18 دسمبر 1928ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کی پیدائش کے ساتھ خدا تعالیٰ کا یہ خاص فضل نازل ہوا کہ بٹالہ سے قادیان تک کے سفر کی تکالیف کا بھی خاتمہ ہو گیا۔ اور اگلے ہی دن یعنی 19 دسمبر 1928 کو قادیان میں ریل گاڑی پہنچ گئی۔

آپ کی ابتدائی تعلیم قادیان میں اور پھر تقسیم ملک کے بعد لاہور اور ربوہ میں مکمل ہوئی۔ 1955 میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے انگلستان تشریف لے گئے۔ واپسی کے بعد مرکز سلسلہ ربوہ میں بطور ناظم وقف جدید صدر مجلس خدام الاحمدیہ اور صدر مجلس انصار اللہ کے اہم عہدوں پر خدمات بجالانے کے علاوہ خلافت ثانیہ اور خلافت ثالثہ کے دور میں وقتی اور مستقل نوعیت کی کئی انتظامی ذمہ داریوں کو بطریق احسن ادا فرماتے رہے۔ بالآخر الٰہی منشاء کے مطابق خلافت کے عظیم مقام پر فائز کئے گئے۔ اور حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ خدمت دین متین کے لئے صرف ہوا۔ حضور کی گرانقدر تصنیفات رہتی دنیا تک اسلام احمدیت کی صداقت کے اثبات کے لئے اور کفر و الحاد کی تردید کیلئے ناقابل تسخیر پہاڑ بن کر مذہبی دنیا میں مؤثر کردار ادا کرتی رہیں گی۔ حضور انور کا ترجمۃ القرآن جہاں احباب جماعت اور تشنہ روحوں کے لئے ہمیشہ سیرابی کا موجب بنتا رہے گا۔ وہیں حضور کی معرکۃ الآراء کتاب Revelation Rationality Knowledge and Truth تمام مکاتب فکر کے دانشور طبقوں میں حیرت انگیز انقلاب کا باعث بنتی رہے گی۔ پس تشنہ روحوں کی جہاں آپ نے اپنے خطابات و خطبات و مجالس عرفان کے ذریعہ روحانی سیرابی فرمائی وہاں آپ نے ہومیوپیتھی کلاس کے ذریعہ کروڑوں دکھی انسانوں کے لئے جسمانی شفا کا بھی دائمی اہتمام فرمایا۔

یہ بابرکت وجود اب ہم سے جدا ہو چکا ہے۔ ہم اس کی پاک روح کو مخاطب کر کے عرض کرتے ہیں کہ اے جانے والے تیری نیک یادوں کو زندہ رکھیں گے اور اگر اس دنیا میں تیری روح تیرے نیک عزائم کی تکمیل سے تسکین نہیں پا سکی تو ہم ان کی تکمیل کر کے اُس دنیا میں تسکین کا سامان مہیا کریں گے۔

ہم اللہ تعالیٰ کے حضور دست بہ دعا ہیں کہ آپ کی روح پر دائماً برکات و انوار کی بارشیں فرمائے اور اعلیٰ علیین میں درجات رفیعہ اور مقامات قرب عطاء فرمائے اور پوری جماعت کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ یارب العالمین۔

(محمد نسیم خان۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

بدر میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

قادیان میں پندرہ روزہ تربیتی کیمپ

برائے نو مبائعین پنجاب۔ ہماچل۔ ہریانہ۔ اترانچل اور راجستھان
منعقدہ ۵ تا ۲۰ جون ۲۰۰۳ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق نو مبائعین کی تعلیم و تربیت اور انہیں نظام جماعت کا فعال حصہ بنانے کیلئے سنہ 2000ء سے قادیان میں تربیتی کیمپ کا آغاز ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال قادیان میں چوتھا تربیتی کیمپ لگا۔

۴ جون کی شام تک نو مبائعین کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا مساجد، بیت الدعا، بہشتی مقبرہ، دیگر مقامات مقدسہ ان نو واردین کی آمد سے معمور ہوئے۔ ان نو مبائعین کے ایمان اور اخلاص اور جذبہ، فدائیت کا جب ہم جائزہ لیتے ہیں تو ہمارے دلوں میں ان مبلغوں اور داعیان الی اللہ کے لئے دعا کی تحریک ہوتی ہے جنہوں نے ان کی تعلیم و تربیت میں صد درجہ جد و جہد کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزاء خیر عطا فرمائے اللہ تعالیٰ جزادے ان درویشان کرام و علماء جماعت کو جنہوں نے نامساعد حالات میں غربت و افلاس کا مقابلہ کرتے ہوئے مضافات قادیان اور پڑوسی صوبوں میں تبلیغ و دعوت الی اللہ کا بیڑا اٹھایا۔ انہی کی کوشش کے ثمرات ہیں جن سے آج ہم متمتع ہو رہے ہیں۔

جہاں تک اعداد و شمار و دیگر انتظامات کا تعلق ہے یہ کیمپ اس سے پہلے منعقد ہونے والے تینوں کیمپوں کے مقابل پر زیادہ کامیاب اور زیادہ منظم نظر آتا ہے۔ اور ہر پہلو سے بہتری کی کوشش کی گئی ہے۔ اللھم زدفزد، جون 2000ء میں منعقدہ پہلے کیمپ میں شریک طلباء کی تعداد صرف 75 تھی اور 2001ء میں منعقدہ دوسرے کیمپ کے موقعہ پر 185 طلباء 65 طالبات سمیت 250 تک تعداد پہنچی۔ 2002ء میں منعقدہ تیسرے کیمپ کے موقعہ پر 221 طلباء اور 86 طالبات شریک تھیں۔ یعنی کل تعداد 307 تھی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال 227 طلباء اور 92 طالبات کیمپ میں شریک ہیں۔ یعنی 319 طلباء و طالبات۔ گزشتہ سال کے مقابلہ پر 12 طلباء زیادہ ہیں۔

شرکاء کیمپ کی صوبہ وار تعداد:۔

پنجاب 225 ہماچل 19 ہریانہ 55 راجستھان 20 اترانچل 6 متفرق 1 کل 319

افتتاحی اجلاس:۔ اس کیمپ کا باضابطہ افتتاح 7 جون محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح و ارشاد کی صدارت میں منعقدہ اجلاس میں ہوا۔ اس موقعہ پر صدر اجلاس کے علاوہ محترم منیر احمد صاحب خادم و محترم ظہیر احمد صاحب خادم نے بھی شرکاء کیمپ کو نصائح کیں۔

شرکاء کیمپ کے قیام کا انتظام طلباء کے لئے جامعہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول میں اور طالبات کیلئے نصرت گرلز ہائی سکول میں کیا گیا تھا جبکہ طعام کا انتظام لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تھا۔

محترم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد نے محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم کو اس کیمپ کا نگران اعلیٰ مقرر فرمایا اور مکرمہ بشریٰ طیبہ غوری صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت کو نگران تعلیم و تربیتی و انتظامی امور برائے طالبات مقرر فرمایا۔ جلسہ سالانہ کی طرز پر ڈیوٹیوں کی تقسیم کے علاوہ مختلف دفاتر بھی قائم کئے گئے تھے۔ ان دفاتر کے قیام سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت فائدہ ہوا۔ اور 24 گھنٹے انتظامات کی نگرانی ہوتی رہی۔

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان مبارکبادی کی مستحق ہے کہ باوجود کمی تعداد کے دن رات خوش اسلوبی سے مفوضہ امور سرانجام دیئے اسی طرح مکرم زعیم اعلیٰ صاحب انصار اللہ قادیان نے بھی ۴۵ انصار بھائیوں کی ڈیوٹی لگائی۔ جزاہم اللہ۔

کیمپ کے انعقاد کی اطلاع دیتے ہوئے بغرض دعا حضور انور کی خدمت میں فیکس بھجوائی گئی جس کے جواب میں حضور نے نہایت حوصلہ افزا جواب دیا نیز کیمپ کے اختتام سے چند گھنٹے قبل حضور نے از راہ شفقت کیمپ میں شریک نو مبائعین کے نام اپنا قیمتی پیغام بھی ارسال فرمایا۔ (پیغام کا مکمل متن اسی رپورٹ کے آخر پر درج ہے) سیدنا حضور انور کی دعاؤں اور توجہ کا ہی نتیجہ ہے کہ توقع سے کہیں بڑھ کر اللہ تعالیٰ نے اس کیمپ کو کامیاب بنایا ہے۔ الحمد للہ۔

تمام شرکاء کیمپ کے اسماء باقاعدہ رجسٹر کر کے ان کو خوبصورت رجسٹریشن کارڈ دیئے گئے۔

خدام و اطفال کیلئے الگ الگ کلاس کا اہتمام کیا گیا تھا۔ تاہم حضور انور کے خطبات و خطابات سے اقتباسات پر مشتمل پروگرام، تقاریر اور مقامات مقدسہ کا تعارف وغیرہ مشترکہ طور پر ہوتے رہے تقاریر کے لئے جو وقت مقرر تھا اسمیں مختلف علماء اور بزرگان سلسلہ تشریف لاتے رہے اور مقررہ عناوین پر تقریر کرتے رہے۔ اور مدرسین بھی گھنٹوں میں مقررہ نصاب کے مطابق کلاس لیتے رہے۔ اس کے علاوہ 70 بچوں کو قاعدہ یسرنا القرآن شروع کرایا گیا۔

علمی و ورزشی مقابلہ جات:۔

اس موقعہ پر تلاوت قرآن کریم۔ نظم اذان اور تقریر کے مقابلے کرائے گئے۔ نو مبائع خدام و اطفال نے ان پروگراموں میں بہت ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ اسی طرح فٹ بال والی بال کبڈی۔ وڑ 100 میٹر کے مقابلے بھی کروائے گئے۔

نو مبائع خدام و اطفال کے اعزاز میں ایک خصوصی تقریب ایوان خدمت میں رکھی گئی۔ محترم شعیب احمد صاحب قائم مقام صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی صدارت میں منعقدہ اس تقریب میں طلباء کو تنظیم کے مختلف شعبوں کا تعارف کروایا گیا۔ مجلس کے طریق کار سے آگاہ کیا گیا۔ مکرم محمد نور الدین صاحب قائد علاقائی پنجاب و مکرم شاہد احمد ندیم ایڈیشنل مہتمم اطفال نے ان نو مبائعین کو نصائح کیں اور صدر اجلاس نے سیرت صحابہ کی روشنی میں اعلیٰ اخلاق اپنانے کی طرف توجہ دلائی۔ محترم مولوی طاہر احمد صاحب چیمہ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت بھی اس موقعہ پر موجود تھے۔ حاضرین کی تواضع بھی کی گئی۔

خطبات امام:۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے خطبات و خطابات کے اہم اقتباسات کی ویڈیو دکھانے کے ساتھ ساتھ Live نشر ہونے والے خطبات جمعہ سنانے کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔ اس مرتبہ شرکاء کیمپ کو تین جمعے قادیان میں پڑھنے کا موقعہ ملا اور حضور انور ایدہ اللہ کے خطبات براہ راست دیکھنے اور سننے کی سعادت ملی الحمد للہ۔

پروگرام کے تحت طلباء کو باری باری قادیان کے مختلف مقامات پر لے جا کر تاریخی حوالہ سے ان کو مقامات کا تعارف کروایا گیا اور اسکی اہمیت و برکات پر روشنی ڈالی گئی

صحبت صالحین:۔

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے ساتھ شرکاء کیمپ کی خصوصی ملاقات کروائی گئی 15 اور 16 جون کو مسجد مبارک میں منعقدہ خصوصی تقریب میں محترم صاحبزادہ صاحب نو مبائعین سے متعارف ہوئے اور انہیں قیمتی نصائح سے نوازا اور سبھی کو شرف مصافحہ بخشا۔ اس پروگرام سے بچے بہت متاثر ہوئے اور اسے اپنی زندگی کا ایک یادگار لمحہ قرار دیا۔ مختلف مواقع پر درویشان کرام سے شرکاء کیمپ کا تعارف کروایا گیا اور ان کی قربانیوں کا تذکرہ ہوتا رہا۔

تجدید بیعت کی ویڈیو:۔

حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تجدید بیعت کی ویڈیو دکھا کر طلباء کو بیعت کی اہمیت اور اس کے فوائد سے آگاہ کیا گیا۔

دوران کیمپ طلباء کو حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں دعائیہ خط لکھنے کی مشق کروائی گئی۔ چنانچہ کیمپ کے اختتام پر 23 طلباء نے دعائیہ خطوط لکھ کر انتظامیہ کے سپرد کئے۔ 19 تاریخ کو طلباء کا تحریری امتحان لیا گیا۔ اور تمام طلباء کو Participation Certificate بھی جاری کئے گئے۔

اختتامی تقریب و تقسیم انعامات:۔

مورخہ 20 جون 2003 بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب و عشاء احاطہ جامعۃ المبشرین تربیتی کیمپ کے اختتامی اجلاس کا آغاز ہوا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی صدارت میں یہ تقریب منعقد ہوئی جامعۃ المبشرین کے احاطہ میں باقاعدہ Stage کی تنصیب کے ساتھ ساتھ احباب کیلئے کرسیاں بچھائی گئی تھیں۔ سٹیج پر محترم صدر اجلاس کے ساتھ محترم محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح و ارشاد۔ محترم ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوۃ الی اللہ محترم چوہدری بدر الدین صاحب عامل بھٹہ درویش اور محترم منیر احمد صاحب خادم رونق افروز تھے۔ تلاوت قرآن کریم عزیزم محمد صدیق نو مبائع جماعت احمدیہ بھام نے کی۔ مکرم بنجے خان نو مبائع جماعت احمدیہ جالندھر نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد محترم منیر احمد صاحب خادم نگران اعلیٰ تربیتی کیمپ نے مہمانوں کا استقبال کرتے ہوئے کیمپ کی اغراض و مقاصد پر تقریر کی اور کیمپ کی تدریجی ترقی اور بہتری کا ذکر کیا۔ اس موقعہ پر ناظر دعوت الی اللہ بھارت و ناظر اصلاح و ارشاد نے بھی موقعہ کی مناسبت سے نصائح کیں۔ منتظمین و معاونین کا شکریہ بھی ادا کیا۔

ازاں بعد محترم صدر اجلاس نے حاضرین کو حضور انور ایدہ اللہ کی طرف سے موصولہ خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا۔ (اس پیغام کا ہندی ترجمہ اسی وقت نو مبائعین میں تقسیم کر دیا گیا جس سے وہ براہ راست اپنے آقا کے پیغام سے مستفید ہوئے) اور موقعہ کی مناسبت سے نصائح سے نوازا اور امتحان

منی ۰۰ ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے نو مبائع خدام و اطفال میں انعامات تقسیم کئے۔ اجتماعی دعا کے ساتھ 15 روزہ تربیتی کیمپ کی یہ اختتامی تقریب نہایت خیر وخوبی کے ساتھ اختتام کو پہنچی۔ الحمد للہ۔ تمام نو مبائع طلباء و بزرگان منتظمین و معاونین کے اعزاز میں ایک عشائیہ کا بھی اہتمام کیا گیا۔

نو مبائعیات کی کلاس کی اختتامی تقریب ایک دن قبل ۱۹ جون کو نصرت لائبریری کے احاطہ میں منعقد ہوئی اور نو مبائعیات میں انعامات تقسیم کئے گئے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور عہدیدارات لجنہ نے طالبات کو نصائح کیں۔ کیمپ کے بہترین اور دور رس نیک نتائج کیلئے درخواست دعا ہے۔

کیمپ کیلئے درج ذیل شعبہ جات قائم کرکے انکے منتظمین و نائبین و معاونین مقرر کئے گئے۔ شعبہ دفتر برائے تعلیم و تربیتی اُمور۔ دفتر برائے انتظامی اُمور۔ خدمت خلق۔ استقبال و رہائش وقار عمل۔ تیاری طعام۔ تواضع۔ سٹیج ہال اور پنڈال کا انتظام۔ بجلی جنریٹر لاؤڈ سپیکر۔ تقسیم انعامات۔ امتحان۔ تواضع۔ سیکیورٹی برائے طالبات۔ صفائی و آب رسانی۔ سامان کی فراہمی اور واپسی۔ نگرانی و حاضری۔ طبی امداد۔ شعبہ ایم ٹی اے۔

(رپورٹ مرتبہ زین الدین حامد نگران تعلیمی و تربیتی کیمپ 2003ء)

تیسری پندرہ روزہ تربیتی کلاس نو مبائعات

الحمد للہ امسال بھی اللہ تعالیٰ نے پنجاب، ہماچل، ہریانہ اور اُترانچل کی نو مبائعیات کی تیسری پندرہ روزہ تربیتی کلاس 5 تا 20 جون منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ کل 80 ممبرات نے اس کلاس میں شرکت کی۔ مورخہ 7 جون کو افتتاحی تقریب زیر صدارت حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ منعقد ہوئی آپ نے نو مبائعیات کو مفید نصائح سے نوازا مقررہ نصاب کے مطابق کلاسز لگیں جس میں نماز، قرآن مجید، حدیث اور دینی و فقہی مسائل سمجھائے گئے۔ مقامات مقدسہ کا تعارف اور کھیلیں بھی کروائی گئیں ایک روز کلوجمیعا ہوا نو مبائعات کا امتحان لیا گیا۔

مورخہ 19.6.03 کو اختتامی اجلاس منعقد کیا گیا جس کی صدارت محترمہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے فرمائی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار نے پندرہ روزہ تربیتی کلاس نو مبائعات کی رپورٹ پیش کی ازاں بعد معیار اول و دوئم کے نظم خوانی اور کوئز کے مقابلے ہوئے۔ اختتامی اجلاس میں محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بھارت کی درخواست کو قبول فرماتے ہوئے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے ممبرات کو بیش قیمت نصائح سے نوازا۔ آخر میں مکرم صدر اجلاس نے پوزیشن لینے والی تمام نو مبائع ممبرات کو انعامات دیئے دُعا کے بعد اجلاس ختم ہوا۔

نو مبائعات کی رہائش کیلئے نصرت گرلز سکول کو قیام گاہ بنایا گیا تھا جہاں مہمانوں کے آرام کیلئے ہر ممکن انتظام کیا گیا جن جن ممبرات کی اس کلاس کیلئے کسی بھی طرح کی ڈیوٹی لگائی گئی انہوں نے شدید گرمی کے باوجود نہایت خوش اسلوبی سے ڈیوٹی دی۔ فجزاھم اللہ۔ اللہ تعالیٰ ان تمام ممبرات کو آئندہ بھی زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ اللھم آمین۔

(بشریٰ چیمہ۔ صوبائی صدر پنجاب ہماچل)

مجلس انصار اللہ شورت کی ڈائری

ماہ فروری میں عید البقر کیلئے مقامی عید گاہ کی صفائی و سجاوٹ کی گئی مسجد احمدیہ شورت سے عید گاہ تک جانیوالی سڑک کی صفائی کی گئی۔ جلسہ یوم مصلح موعودؓ کیا گیا جنرل روڈ اننت ناگ سے کولگام تک وقار عمل کیا گیا۔ 24.3.03 کو جلسہ یوم مسیح موعود بعد نماز مغرب مسجد شریف میں کیا گیا۔ 4.4.03 عید گاہ (مقامی) میں تین نئی دکانوں کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ احباب جماعت وقار عمل کے تحت اس کام کو سرانجام دے رہے ہیں۔ 12.5.03 شام چار بجے کے بعد مسجد مقامی میں جلسہ سیرۃ النبیؐ رات ۹ بجے تک کیا گیا۔ محتاجوں اور غرباء میں نقدی کی صورت میں امداد بھی کی گئی۔ اور دیگر صوبائی سطح پر ہونے والے اجلاسات میں بھی شرکت کے لئے کوشش کی گئی۔

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کی وفات اور حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کے خلیفۃ المسیح الخامس مقرر ہونے پر جماعتی طور پر ڈش کا پروگرام چالو کیا جس میں دن بھر پرنم آنکھوں سے دعاؤں میں مگن تمام مرد و زن بچے اور بوڑھے مقامی مسجد شریف میں ہمہ تن بڑے اضطراب کے ساتھ کارروائی دیکھتے رہے۔ جنریٹر کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ خداوند عالمین نے پھر جماعت پر اپنا فضل فرما کر حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کو نیا خلیفہ مقرر فرمایا۔ الحمد للہ۔

(ماسٹر نذیر احمد عادل بی اے بی ایڈ ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر، زعیم مجلس انصار اللہ جماعت احمدیہ شورت کولگام کشمیر)

قابل تقلید مثال

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر کہ تربیت و اصلاح کے ٹھوس پروگرام بنائے جائیں، نظارت اصلاح و ارشاد اپنے مبلغین کرام اور اُمراء کرام اور صدر صاحبان جماعت کو توجہ دلا رہی ہے۔ اس سلسلہ میں مکرم ایم بشارت احمد صاحب قائمقام امیر جماعت احمدیہ چنئی (مدراس) کی رپورٹ محررہ 23.6.03 موصول ہوئی ہے جو دلچسپ ہونے کے ساتھ ساتھ دیگر جماعتوں کے لئے قابل تقلید بھی ہے۔ موصوف لکھتے ہیں:۔

''خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ چنئی میں ہر ماہ مجلس عاملہ کا اجلاس ہوتا ہے جس میں جماعت کی تربیتی تبلیغی و اصلاحی امور پر غور کیا جاتا ہے۔

ماہ جنوری 2003ء میں ہی سال بھر کا تربیتی پروگرام تیار کرکے گھر گھر میں پہنچا دیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ 25.2.03 کو دن بھر کا پروگرام بنا کر اسمیں گھریلو زندگی کو جنت بنانے کیلئے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں تقریریں ہوئیں۔ اس پروگرام میں احباب و مستورات دو صد سے زائد شریک ہوئے تھے۔

اسی طرح لجنہ اماء اللہ ہر ماہانہ اجلاس میں حضور انور رحمہ اللہ تعالیٰ کے خطبات اور لجنہ سے خطاباتِ سے تربیتی امور پر مشتمل اقتباسات سناتی رہتی ہیں۔

اس کے باوجود جب ہم نے جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ جماعتی اور ذیلی تنظیمات کے ذریعہ سے جو بھی تربیتی پروگرام ہوتے ہیں وہ ہفتہ میں صرف چند گھنٹوں کی بات ہے۔ باقی تمام اوقات گھر اور گھر سے باہر اسکول و کالجوں میں گزارتے ہیں اور آجکل بدقسمتی سے گھر اور گھر سے باہر کا ماحول Cable T.V کی وجہ سے نہایت ہی مسموم ہو چکا ہے۔ لہٰذا جب تک ہر احمدی گھرانے میں Cable T.V کی جگہ M.T.A نہ لے لے تربیتی نظام کو صحیح رنگ میں کامیاب بنایا نہیں جاسکتا۔ اسلئے مجلس عاملہ چنئی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہر گھر میں M.T.A لگانے کی طرف ہر ممکن توجہ اور کوشش کی جائے۔ چنانچہ گزشتہ ماہ تین گھروں میں M.T.A لگ چکا ہے۔ اس ماہ مزید دو گھروں میں لگانے کا امکان ہے۔ دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے۔ اللہ کرے کہ مجلس عاملہ چنئی کی یہ کوشش بہت کامیاب اور مقبول ہو۔

جن جماعتوں میں احمدیوں کے گھر قریب قریب ہیں وہاں ایک ڈش کے ذریعے تمام گھروں میں M.T.A کا کنکشن دیدیا جاتا ہے۔ ہمارے قادیان میں اسی نظام کے تحت ہر گھر میں M.T.A کا کنکشن موجود ہے۔ لیکن بڑے شہروں میں دو ہی صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ City Cable والوں سے بات کرکے M.T.A کا چینل بھی شروع کروایا جائے اس طرح احمدیوں کے علاوہ غیر از جماعت گھرانے بھی چاہیں تو استفادہ کرسکتے ہیں۔ بعض شہروں میں جماعت کی کوشش سے یہ نظام جاری ہوچکا ہے اگر یہ صورت ممکن نہیں تو پھر انفرادی طور پر ہر گھرانہ کو اپنی ڈش لگانے کا انتظام کرنا چاہیئے۔ اب تو چار چھ فٹ کی ڈش بھی کافی ہو جاتی ہے ڈیجیٹل ریسیور اور ڈش وغیرہ کل ملا کر 10 ہزار سے بھی کم میں آجاتا ہے۔ اور نئی نسل کی تربیت کیلئے زیادہ محفوظ اور بہتر طریقہ یہی ہے کہ Cable T.V سے نجات حاصل کرکے انفرادی ڈش لگوا کر صرف M.T.A پر Set کرکے رکھا جائے۔ آجکل تو بفضلہٖ تعالیٰ M.T.A پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات جمعہ کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ ہی کی بکثرت مجالس علم و عرفان اور ترجمۃ القرآن کلاس وغیرہ نشر کی جارہی ہیں جو نئی نسل کی تعلیم و تربیت اور غیر از جماعت میں تبلیغ کے لئے بیحد مفید ہے۔ اللہ تعالیٰ ہندوستان کے تمام احمدی گھرانوں کو اس نعمت سے بھرپور استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد قادیان)

خصوصی درخواست دُعا

اسیران راہ مولا کیلئے

محض اعلائے کلمہ اور نماز و روزہ و اذان کی پابندی کی خاطر پاکستان کی جیلوں میں کئی اسیران راہ مولا ایک عرصہ سے قید ہیں۔ اور یہ سلسلہ بدستور جاری ہے۔ احباب جماعت ان اسیران راہ مولیٰ کی باعزت رہائی اور ان کے اہل و عیال کے بخیریت رہنے کیلئے دعائیں کرتے رہیں

(ادارہ بدر)

KASHMIR JEWELLERS
کشمیر جیولرز
Mfrs& Suppliers of:
GOLD & DIAMOND JEWELLERY
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
الیس اللہ بکاف عبدہ
Main Bazar Qadian (Pb.)
Ph. (S) 01872-21672 (R) 20260 Fax. 20063
E-mail. kashmirsons@yahoo.com

عالمی اخبارات میں جماعت احمدیہ کی گونج

انگلینڈ کے اخبار ہنسلو فیلتھم Hounslow Feltham اور Hanworth Times میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے متعلق مضمون ملاحظہ فرمائیں۔

Spirit of leader will live on

THE Ahmadiyya Muslim Community announced this week the sad news that their world-wide spiritual head, Hadrat Mirza Tahir Ahmad, died on April 19th at 9.30am.

The association, which has a large following in Hounslow, housed its world-wide head quarters in Putney, after Hadrat Mirza Tahir Ahmad was forced to leave Pakistan having been subjected to religious persecution.

Hadrat Mirza Tahir Ahmad was born on December 18th in Qadian, India, the son of Hadhrat Mirza Bashir-ud-Din Mahmud Ahmad, the Promised Reformer and the second Successor to Hadrat Mirza Ghulam Ahmad, the Founder of the Ahmadiyya Muslim Community. The Community believe that Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad was the Promised Messiah and Mahdi, as foretold by the Hold Prophet of Islam.

Whilst his initial education was in Qadian and Lahore in India, he then progressed to Rabwah in Pakistan, finally coming to England in 1955 to complete his studies at the School of Oriental and African Studies at the University of London.

Hadrat Mirza Tahir Ahmad was President of the Central Auxiliary Association for Youth, President for the Central Auxiliary Association for the Elders of the Community and an International Secretary in the Central Executive Board.

He was elected as the fourth successor on June 10th, 1982. Religious persecution forced him to move to Southfields, where he took up residence at the Fazal Mosque in 1984. This subsequently became the centre of the Ahmadiyya Community's activities and where Hadrat Mirza Tahir Ahmad conducted all the Community's world-wide affairs.

Hadrat Mirza Tahir Ahmad's dynamism during his 21 years in office created an international 24-hour satellite TV station called 'Muslim Television Ahmadiyya International', as well as a huge increase in membership, taking it from 10 million to more than 200 million in 174 countries.

His immense and varied knowledge endeared him to his many and varied global audiences. He travelled extensively to visit members of the Community throughout the world and was tireless in his efforts to lead and guide the Community through great change and progress.

Apart from his religious and spiritual duties, he was also a homeopathic physician, a prolific writer, a gifted poet and a keen sportsman. His dearly beloved wife Syeda Asifa Begum, passed away in 1992, but he is survived by four children.

Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V, was elected as successor on April 22nd. He is the son of Mirza Mansoor Ahmad, the grandson of the late Sahibzada Mirza Sharif Ahmad and the great grandson of the Founder of the Ahmadiyya Muslim Community Hadhrat Mirza Chulam Ahmad of Qadian.

Ahmadi Muslims are distinguished by their devotion to faith and charity, the exercise of humility in all walks of life and in expounding the message of Islam as a religion of peace and universal brotherhood to all mankind. The Community wholly rejects the concept of Jihad with force and were the first to condemn terrorism and suicide bombings.

بشکریہ مکرم چوہدری رشید احمد صاحب پریس سیکرٹری

☆

سن کر امامِ وقت کی رحلت کا حادثہ
اک زلزلہ بپا ہوا ہر دل ہوا رنجور
محسن تھا وہ ہر ایک کا پیارا سبھی کا تھا
یکدم جہانِ فانی سے جو ہوگیا ہے دور
جس کے احساں جماعت پہ ان گنت بے حساب
جس کو جماعت یاد رکھے گی سدا ضرور
کچھ دن بغیر چھت کے گزارے تھے چند روز
وہ اک گھڑی قیامت تھی یا تھی شب دیجور
ہر لب پہ یہ دعا تھی یارب تو خیر کر
مشکل کی اس گھڑی میں تو بھیج اپنا نور
سن لی خدا نے مومنوں کے درد کی دعا
مسرور دے کے دیا سبکو دلی سرور
مومن خدا کا شکر کر جتنا بھی کرسکے
فضلِ خدا کا سایہ ہوا ہم پہ مثلِ طور

(خواجہ عبدالمومن اوسلو ناروے)

اخبار India Link International میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے متعلق تفصیلی مضمون۔

Obituary

Hadhrat Mirza Tahir Ahmad 18 Dec 1928 - 19 April 03

Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, the fourth Khalifah of the Ahmadiyya Muslim Community passed away in ~London at 9.30 am on Saturday the 19th April 2003 due to heart failure leaving the Ahmadiyya Community in shock and grief. Mirza Tahir Ahmad was the son of Hadhrat Mirza Bashiruddin Mahmud Ahmad and the grandson of the founder of Ahmadiyyat, Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad, the Promised Messiah and Mahdi. Mirza Tahir Ahmad was the fourth Khalifah. Hadhrat Mirza Masroor Ahmad has been elected as the new Khalifah.

Born in Qadian, Punjab, India on 18th December 1928, he completed his schooling in Qadian in 1944 and studied for two years at Government College Lahore. In 1949 he entered Jamia Ahamadiyya, a college intended exclusively for the training of the missionaries of the Ahmadiyya Movement in Islam. After his graduation, he studied at London University, School of Oriental and African Studies.

Returning to Rabwah, Pakistan, in October 1957, he involved himself in the forefront of the rapidly expanding organisational work of the Ahmadiyya Jamaat and decided todevote his life to the cause of Islam.

In 1958, he was made in charge of Waqf-e-Jadid, a department that is particularly concerned with the spiritual and educational welfare of the rural areas of Pakistan and India. As the vice president and later president of the Majlis Khuddam ul Ahmadiyya (Association of the Ahmadi men age 15-40 he was engaged in a number of constructive activities related with education and training of the members of the Ahmadiyya Movement. In 1979 he was elected President of Majlis Ansarullah (Association for men over 40), a post he held till his election to the highest office of Khalifa. He was elected to the high office of Khalifatual Masih the fourth on 10th June 1982.

One of the early official tasks undertaken by him in that capacity was the opening of the first mosque built in Spain after five hundred years at Pedrobad near Cordoba. His duties as Khalifa ranged from leading all the five obligatory prayers, giving authoritative answers to various questions relating not only to theology but the whole sphere of social and political subjects, granting private audiences to people who flocked to London to consult him.

Hadhrat Mirza Tahir Ahmad was a prolific writer, his works included 'Rationality, Revelation, Knowledge and Truth'; Contemporary Issues in Islam'; Absolute Justic Kindness and Kingship' and Murder in the Name of Allah'. An expert in Homeopathy, Mirza Tahir Ahmad wrote an authoritative reference book on homeopathy and gave free medical advice to innumerable patients.

Mirza Tahir Ahmad had a charismatic personality. He was a man of many talents, a scholar, well acquainted with scientific matters, and foreign affairs, a sportsman, an administrator, a poet and an orator. His talks and debates were widely acclaimed. he was admired and loved by the Ahmadiyya Muslim Community as well as others on account of his warm and friendly nature. His personality combined scholasticism with a sense of humour making him an extremely approachable figure.

After his arrival in England in 1984, the Movement has experienced an accelerated pace of progress worldwide. Many new projects has been introduced. The translation of the Quran has been published into 54 languages up to now. His dynamic leadership has enabled the Movement to move to new countries. The Community has now spread to 176 countries. He set up an international Television channel 'Muslim Television Ahmadiyya" (MTA) based in London which broadcasts 24 hours a day and is run by volunteers. The number of the Ahmadis increased to more than 170 million under his leadership.

Thousands of mourners from all over the world arrived at the London Mosque to pay their homage. After the funeral prayers, led by the new Khalifah Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Mirza Tahir Ahmad was buried in a special enclosure in Islamabad, Surrey.

اخبار گارڈین میں مسجد بیت الفتوح لنڈن کے متعلق مضمون مع فوٹو ملاحظہ فرمائیں

The shining, domed building off London Road shows Morden's most intriguing building – the Ahmadiyya Muslim Baitul Futuh Mosque – is taking shape apace.

Work on the former Express Dairies site, costing £5million, began two years ago and is expected to be finished by October, 77 years after the association's first mosque was formally opened in Southfields.

The mosque, which will become the association's UK home, will accommodate 3,000 worshippers, and other buildings on the site including gym, function hall and conference rooms, will be for all of the community to share and benefit.

This idea of inclusivity is one cultivated by its late spiritual head Hadhrat Mirza Tahir Ahmad. When Hadhrat Mirza Tahir Ahmad died on April 19, tributes poured in from the 174 countries across the world where the community is represented.

The father of four had served as the fourth head of the community since 1982. His early education was in Qadian, India, and then at Government College, Lahore, and Rabwah, Pakistan. In 1955 he came to England to complete his studies.

He served the community in various capacities, but religious persecution caused him to leave Pakistan for Southfields in 1984, from where he conducted and supervised all the community's affairs worldwide. The association has been persecuted because of its central belief that its founder, Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad, was the promised Messiah and Mahdi.

Under his leadership the community grew from 10million members to more than 200million.

The leader travelled extensively, and was a keen student of world history. Under his guidance, the Holy Quran, the Moslem holy book, was translated into most major languages.

The community's electoral college convened in London on April 22 and elected Hadhrat Mirza Masroor Ahmad as its new spiritual leader. He then led the funeral prayer for his predecessor at Islamabad, Tilford, Surrey, on April 23, attended by 40,000 people.

امریکہ اور یورپ صدر مشرف کو وردی سمیت قبول کرنے پر آمادہ
پاکستانی جمہوری حکومت کے پر کٹتے نظر آ رہے ہیں

پاکستان کے کمزور جمہوری نظام میں مذہبی انتہا پسندوں کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کو کنٹرول کرنے اور جمہوریت کی بساط لپیٹنے کیلئے اسمبلیوں کو تحلیل کرنے کے بعد صدارتی نظام یا پھر مارشل لاء کے بڑھتے ہوئے امکانات پر امریکی صدر اور یورپ نے جنرل مشرف کو قبول کرنے پر آمادگی کا اظہار کر دیا۔ کیونکہ موجودہ حالات ایک سنگین سیاسی بحران کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اس سلسلے میں بڑی طاقتوں نے پاکستان کے باوردی جنرل کو قبول کرلیا ہے۔ روزنامہ دن 8/ جولائی 2003 کی رپورٹ کے مطابق امریکی سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے بے نظیر بھٹو اور شہباز شریف کو آئندہ سیاسی کردار کیلئے اگلی لسٹ پر رکھتے ہوئے کہا ہے کہ موجودہ حقائق کے مطابق جنرل مشرف بعض مقاصد کی تکمیل کیلئے ناگزیر ہیں۔ ☆☆

عراق میں امریکی فوج مسلسل گوریلا جنگ کا شکار

بغداد، کرکوک، تکریت، بصرہ اور دیگر علاقوں میں عراقی عوام اور امریکی فوج کے درمیان جھڑپیں ہوئی ہیں جس میں 6-امریکی فوجی ہلاک اور 3 عراقی شہری جاں بحق ہو گئے۔ ماہرین کی رائے ہے کہ حملوں نے امریکی فوجیوں کو چکرا دیا ہے۔ بڑھتی ہوئی منظم کارروائیوں سے لگتا ہے کہ امریکی فوج کو طویل گوریلا جنگ لڑنی پڑے گی۔ امریکی فوج نے تازہ حملوں کے شبہ میں جیپ میں سوار شہریوں پر فائرنگ کر دی جس سے دو شہری موقع پر دم توڑ گئے امریکی فوج نے تلاشی آپریشن شروع کر دیا۔ صدام کے باڈی گارڈ سمیت متعدد افراد گرفتار کر لئے گئے بھاری تعداد میں اسلحہ بھی برآمد ہوا امریکہ نے کہا ہے کہ حملہ آوروں کے بارے میں اطلاع دینے والے کو اڑھائی ہزار ڈالر انعام دیا جائے گا۔ چیئر مین انٹیلی جنس کمیٹی نے کہا ہے کہ اب تک 209 فوجی مارے جا چکے ہیں۔

امریکہ نے عراق کی تعمیر نو کو بہت مشکل کام قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ کام اکیلا امریکہ نہیں کر سکتا۔ عراق میں امریکی انتظامیہ کے سربراہ پال بریمر نے کہا ہے کہ صدام نے 35 برس عراق کی اقتصادی و سماجی حالت تباہ کی۔ ہم 35 روز میں حالات ٹھیک نہیں کر سکتے۔ ہمیں عراقی عوام سے ہمدردی ہے۔ اگلے سال الیکشن کروا سکتے ہیں۔ اس ملک کو امن کا گہوارہ بنا دیا جائے گا۔ ☆☆

بارش کیلئے شادی

قادیان (کرشن احمد) انسانوں کی شادی کے متعلق تو ہر ایک نے دیکھا اور سنا ہے۔ مگر حیوانوں کی شادی کے متعلق!!!...... آپ نے شائد نہ دیکھا ہوگا اور نہ سنا ہوگا۔ مگر یہ سچ ہے حال ہی میں بنگلور کے ایک مندر میں عقیدتمندوں نے اندر دیوتا کو خوش کرنے کیلئے دو مختلف جنس کے گدھوں کی شادی کی انوکھی تقریب عمل میں آئی جس میں گدھے کو دولہے راجہ بننے کا شرف حاصل ہوا اور گدھی کو دولہن رانی کا۔ جس کا مقصد صرف اندر دیوتا کو خوش کرنا تھا تاکہ جلد بارش ہو جائے۔ دیوتاؤں کو خوش کرنے کیلئے کچھ لوگ چھوٹے بچوں کی بلی بھی چڑھاتے ہیں۔ اجیت ہند سماچار جالندھر 17.6.03

☆۔ اسی طرح جبل پور (راجستھان) میں بارش کیلئے انوکھے طور پر ایک بندر اور بندریا کی شادی روایتی طور پر کی گئی۔ شادی کی تقریب میں باقاعدہ 500 باراتیوں کو دعوتی کارڈ تقسیم کئے گئے تھے۔ حیرت ہے ایسا کرنے کے باوجود بھی بارش نہیں ہوئی۔ بشکریہ ہند سماچار مورخہ 13 جون 03

پاکستان میں مذہبی جنون پھیلانے والی طاقتوں کے بڑھتے اثرات

بین الاقوامی مذہبی آزادی سے متعلق امریکی کمیشن نے صدر جارج ڈبلیو بش سے اصرار کیا ہے کہ وہ پاکستان میں مذہبی جنون پھیلانے والی طاقتوں کے بڑھتے اثرات کے بارہ میں پاکستان کے صدر جناب پرویز مشرف کو امریکہ کے فکر سے آگاہ کرے صدر بش 24 تاریخ کو کیمپ ڈیوڈ میں جنرل پرویز مشرف سے ملاقات کر رہے ہیں۔

بین الاقوامی مذہبی آزادی قانون 1998 کے تحت بنایا گیا یہ کمیشن امریکی انتظامیہ اور کانگرس کو اپنی سفارشیں بھیجتا ہے۔ صدر کو بھیجے گئے ایک خط میں اس کمیشن نے کہا ہے کہ پاکستان کے صوبہ سرحد میں اسمبلی نے حال میں ہی ایک قانون پاس کر کے کچھ ایسی سماجی پابندی لگائی ہے جو افغانستان میں طالبانی انتظامیہ نے لگائے تھے۔ کمیشن نے کہا ہے کہ پاکستان میں ہتک رسول قانون اور احمدیہ فرقہ کے خلاف قانون سے شہریوں کے ساتھ بھید بھاؤ جاری ہے۔ کمیشن کے صدر نے کہا ہے کہ وہاں کی سرکار نے پاکستان کے شہریوں کی مذہبی آزادی کی بری طرح سے خلاف ورزی کی ہے۔

چنانچہ ابھی حال ہی میں اس کی ایک نہایت گھناؤنی مثال سامنے آئی ہے کہ کوئٹہ کی مسجد میں درجنوں شیعہ لوگوں کو جمعہ کے روز مسجد میں ہی گولیوں کا نشانہ بنایا گیا اور اب تو انتہا پسندوں کے ہاتھ اتنے بڑھ گئے ہیں کہ پاکستان کے صدر جنرل پرویز مشرف اور وزیر اعظم میر ظفر اللہ خان جمالی کی جان بھی ہر وقت خطرات میں گھری ہوئی ہے۔ معلوم نہیں کہ جان بوجھ کر یہ لوگ انتہا پسندوں کو کب تک لفٹ دیتے رہیں گے۔ ☆☆

مدرسہ میں طالب علموں سے ظالمانہ سلوک

تاج پور علاقے کے مدرسہ پر بدھ وار کو پولیس اور انتظامیہ کے افسران کی قیادت میں پولیس ٹیم نے چھاپہ مار کر قیدی بنائے گئے طالب علم کو ایک دن کی قید سے آزادی دلا کر والدین کے سپرد کر دیا۔ پولیس نے طالب علم کو باندھنے کے لئے استعمال کی گئی لوہے کی بھاری بھرکم چین بھی برآمد کر لی۔ آزاد ہوئے طالب علم نے مجسٹریٹ کے سامنے دئے گئے بیانوں میں مدرسے میں اذیتیں دینے کا الزام لگایا ان بیانوں سے اخبار میں چھپی خبر کی پوری طرح سے تائید ہوئی۔

تاجپور مدرسہ سے بھاگے تینوں طالب علم کو پولیس نے تاجپور کے گرام پردھان سلیم اور مدرسے کے ہیڈ اسماعیل کو سونپ دئے۔ پولیس کے ایک اعلیٰ رکن آلوک شرما نے شہر کے مجسٹریٹ اور دیگر کو مدرسہ اسلامیہ عربیہ فیض عام پر چھاپہ مارنے کی ہدایت دی۔ افسران کی قیادت میں چھاپہ مار ٹیم موقعہ پر پہنچی اور حالات کی چھان بین کی۔ وہاں صرف ایک طالب علم رضوان ہی موجود تھا۔ افسران نے مدرسے و گاؤں کے تقریباً نصف درجن لوگوں کے بیان قلم بند کئے مدرسے کے اعلیٰ افسران نے قبول کیا کہ مدرسہ سے بھاگنے کی کوشش کرنے والے طلباء کے پیروں میں زنجیر ڈالی جاتی تھی۔ رضوان نے بتایا کہ اسے 21 دن سے مولوی محمد اسماعیل نے لوہے کی بھاری زنجیر سے باندھ رکھا تھا۔ نماز پڑھتے وقت اور رات کو سوتے وقت بھی اسے کھولا نہیں جاتا تھا۔ بچے کا بیان لینے کے بعد مدرسہ کی تلاشی لی گئی اور طلباء کو باندھنے کے لئے استعمال کی جانے والی زنجیر برآمد کی گئی۔ ☆☆

(اخبار نوبھارت رائے پور 03-6-19)

(مرسلہ مولوی حلیم احمد مبلغ سلسلہ)

ہندوستانی طریقہ ہائے طب کے استحکام کیلئے ٹاسک فورس کا فیصلہ

فارمیسیو ٹیکلز اور معلومات پر مبنی صنعتوں کے تعلق سے ٹاسک فورس نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ ہندوستانی طریقہ ہائے طب کو اس کی جانب سے قدیم زمانہ سے عوام کی صحت کی دیکھ بھال کے شعبہ میں مسلسل ادا کئے جا رہے عظیم کردار کے تناظر میں مزید مستحکم بنانے کی ضرورت ہے ٹاسک فورس کی میٹنگ کی صدارت کرتے ہوئے اس کے چیئر مین اور فروغ انسانی وسائل اور سائنس و ٹکنالوجی کے وزیر ڈاکٹر مرلی منوہر جوشی نے کہا کہ جدید ایلوپیتھی میں بہت سی بیماریوں کا علاج نہیں ہے جب کہ ہندوستانی طریقہ ہائے طب میں موجود ہے اور وہ بھی جدید دواؤں کی قیمت سے بہت کم قیمت پر اور زیادہ موثر علاج موجود ہے۔ لہٰذا ٹاسک فورس نے اپنے دائرہ عمل پر دو حصوں میں عمل کرنے کا فیصلہ کیا ہے ان میں سے ایک حصہ کا تعلق فارمیسیو ٹیکل صنعتوں سے اور دوسرے حصہ کا تعلق روایتی دواؤں سے ہے۔ 2010ء تک صحت مند ہندوستان کا نشانہ پورا کرنے کیلئے ٹاسک فورس کا خیال ہے کہ ہندوستان کے روایتی طریقہ ہائے طب کو مضبوط بنانے کی بہت اہمیت ہے۔

ٹاسک فورس کی تجویز ہے کہ اس مقصد کے حصول کے لئے روایتی طریقہ ہائے طب میں جدید کیمسٹری اور بائیولوجی کے امتزاج سے جدید مصنوعات تیار کی جائیں ہندوستانی طریقہ ہائے طب پر مبنی مصنوعات کو عالمی سطح پر مقابلہ جاتی بنایا جائے بہتر ریسرچ اور ڈیولپمنٹ کیلئے ہندوستانی طریقہ ہائے طب کی لیباریٹریوں کو مستحکم بنایا جائے، ہندوستانی طریقہ ہائے طب کی دواؤں کو محفوظ بنانے کیلئے کلینیکل جائزہ کے مراکز کی جدید کاری کی جائے اور جڑی بوٹیوں سے تیار ہونے والی اور دوسری روایتی دواؤں کو ان کے محفوظ ہونے اور بہتر صلاحیت کے معیارات کی برقراری کے لئے ایک چھتری کے نیچے لایا جائے۔

بقیہ صفحہ (۱۵)

علیہ السلام کی اس پیاری جماعت کی فدائیت کا کوئی اور نمونہ نہیں۔ کیا ایسی جماعت کو ختم کیا جا سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ جو قوم مرنے پر تیار ہو جائے اور اپنا سب کچھ قربان کر دے اسے دنیا کی کوئی طاقت بلکہ سب طاقتیں مل کر بھی نہیں مار سکتیں۔

دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ان نیک جذبات کے مطابق قربانیوں کی توفیق دے اور جب آپ کو قربانیوں کے کسی میدان کی طرف بلایا جائے تو آپ نہایت بشاشت سے لبیک کہنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ سب کو استقامت عطا فرمائے۔

والسلام

مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع

☆☆☆

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO-RN61/57

Editor:
Muneer Ahmad Khadim
Tel Fax (0091) 01872-220757
Tel Fax (0091) 01872-221702
Tel (0091) 01872-220814

The Weekly **BADR** Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab (INDIA)

Vol:52 | 15 July 2003 | Issue No. 28

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 £ or 40 U.S $
:40 euro
By Sea : 10 £ 0r 20 U.S $

مُسلم ٹیلیویژن احمدیہ انٹرنیشنل اب ایشیا سیٹ 2 کی بجائے سیٹ 3 پر شروع ہو چکا ہے

سیّدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں اعلان فرمایا

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۴ جولائی ۲۰۰۳ بمقام مسجد فضل لندن میں احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کو یہ خوشخبری سنائی کہ :۔

''اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان برصغیر اور ایشیا کے اکثر ممالک میں جو ایم ٹی اے کی نشریات تھیں وہ ایشیا سیٹ 2 پر تھیں جس کی سیٹنگ کافی مشکل ہے اور بہت کم چینل اس پر ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایشیا سیٹ 3 پر ہماری نشریات پچھلے دس بارہ دنوں سے شروع ہیں الحمد للہ۔ اور یہ جو سیٹلائٹ ہے اس میں عموماً اُردو ہندی بنگلہ اور انگریزی کے جتنے اہم چینل ہیں جاری ہیں تو اس لحاظ سے جب بھی کوئی اپنے ٹی وی کو ٹیون کریگا تو ایم ٹی اے بھی اس کے ساتھ ہی ٹیون ہو گا۔ اور اسی طرح ایک بڑے لمبے عرصہ سے جزائر فجی ایم ٹی اے کے نُور سے محروم تھا اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس نئے سیٹلائٹ کی وجہ سے دنیا کے آخری کنارے جزیرہ تیہونی میں بھی واضح سگنل موصول ہو رہے ہیں۔

اسی طرح پاکستان میں بھی بنگلہ دیش میں اور انڈیا میں بھی یہ اب مین اسٹریم میں آگیا ہے۔ اور خوشی کی بات یہ ہے کہ کافی عرصہ سے ان سے بات چیت چل رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان فرمائے ہیں کہ حیرت انگیز طور پر بڑی کم قیمت پر یہ سیٹلائٹ میسرّ آگیا ہے۔ جس کا تصور پہلے نہیں تھا۔ الحمد للہ۔ ☆

کمبوڈیا میں مسجد ''التقویٰ'' کا افتتاح

نائب وزیر اعظم، تین ممبران پارلیمنٹ اور وزارت مذہبی اُمور کے نمائندگان کی شرکت

کمپونگ کفور (کمقونگ رو) صوبہ کمپونگ چھنانگ کا ایک گاؤں ہے جو بڑی سڑک کے تقریباً دو کلو میٹر اندر جانے والے گاؤں کے راستہ پر واقع ہے اور شہر پھنوم پین سے 75 کلو میٹر دور ہے۔ اس گاؤں میں مسلمانوں کے علاوہ بدھ مذہب کے لوگ بھی رہتے ہیں اس گاؤں میں ستمبر ۲۰۰۱ء کے آخر پر احمدیت کا پودا لگا اور بہت سے لوگ احمدی ہوئے۔ اس وقت 350 سے زائد افراد اس گاؤں میں موجود ہیں۔ وہاں ایک کچی مسجد لکڑی سے بنی ہوئی موجود تھی۔ 2001ء میں گاؤں کے لوگ احمدیت میں شامل ہوئے اور نومبر میں تین روزہ تربیتی کلاس برائے نو مبائعین منعقد کی گئی اور احباب نے بڑے شوق سے اس میں حصہ لیا، رمضان کے آخری عشرہ میں خاکسار نے اعتکاف کیا اور احباب کی مزید تربیت کا انتظام کیا یعنی رات کو بعد نماز عشاء تراویح، احادیث کا درس اور بعد نماز فجر قرآن کریم کا درس دیا جاتا اس دوران نماز تہجد کا اہتمام بھی کیا گیا۔ اس دوران محسوس کیا کہ یہ مسجد اب چھوٹی ہو گئی ہے۔ اور کئی عورتیں خاص طور پر جگہ نہ ہونے کی وجہ سے واپس گھر چلی جاتی ہیں تو پھر مشورہ کیا کہ نئی مسجد تعمیر کی جائے۔ اخراجات کا اندازہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں پیش ہوا اور حضور کی اجازت سے جماعت ملائشیاء انڈونیشیا اور سنگاپور کو امداد کیلئے لکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان تینوں جماعتوں نے بڑھ چڑھ کر اس کار خیر میں حصہ لیا یہاں تک کہ مسجد اللہ کے فضل سے مکمل ہو گئی۔ اس کا رقبہ 15x20 میٹر ہے اس کو خوبصورت بنانے کے لئے سامنے والے صحن کی چوڑائی بڑھائی گئی اور اسکو درست کر لیا گیا۔ مورخہ 23 فروری 2003 بروز اتوار مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔ اس تقریب میں غیر از جماعت دوستوں کو بھی مدعو کیا گیا جن میں تین ممبران پارلیمنٹ اور دو نمائندگان وزارت مذہبی امور سے تھے۔ اسی طرح مکرم قمر الدین صاحب مفتی کمبوڈیا جو ہمارے سخت مخالف ہیں بھی شامل ہوئے۔ اس تقریب کی صدارت ڈسٹرکٹ آفیسر مکرم Lei Chieu صاحب نے کی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو ہمارے خادم عزیزم شافعی صاحب نے کی۔ اس کے بعد مکرم LeiCheu صاحب اور ڈسٹرکٹ آفیسر ترالاچ نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ احمدیہ جماعت نے ہمارے علاقہ میں ایک خوبصورت مسجد تعمیر کر کے عبادت کے لئے پیش کی ہے۔

اس گاؤں کے ایک احمدی لیڈر مکرم احمد صاحب نے مختصر رپورٹ پیش کی کہ کس طرح 1979 سے مختلف لوگ اس گاؤں میں بسنا شروع ہوئے۔ اس وقت ہم نے لکڑی کی ایک

باقی صفحہ: (9) پر

بقیہ صفحہ: (2)

دیکھے جاسکتے ہیں۔ اور ان میں سے کئی ایسے تھے جو اورنگ زیب عالمگیر کے نہایت وفادار دوستوں میں سے تھے بلکہ یہاں تک کہنا بجا ہوگا کہ وہ اسکی حکومت کے دائیں بازو کے طور پر تھے۔

جہاں تک اورنگ زیب عالمگیر کی حکومت کا سوال ہے تو ہمیں اس موقع پر اس کی حکومت کی وکالت نہیں کرنی لیکن تاریخ کے مستند واقعات سے ہم آنکھیں بھی بند نہیں کر سکتے اس موقع پر ایک نہایت اہم تاریخی واقعہ قابل ذکر ہے۔

محمد امین خان جو عالمگیر کی حکومت میں پنج ہزاری کے منصب پر فائز تھا اس نے ایک مرتبہ عالمگیر کو لکھا کہ آپ نے محکمہ مال کے اعلیٰ عہدے ہندوؤں کو سپرد کر رکھے ہیں اگر ان میں سے ایک عہدہ میرے لڑکے کو دیا جائے تو یہ چیز ہمارے دین کی تقویت اور کافروں کے ہاتھ سے ایک اچھے عہدہ کی رہائی کا باعث ہوگا اس پر اورنگ زیب نے حکم لکھا کہ جو قدیمی خدمات کے بارے میں آپ نے لکھا ہے درست ہے حتی الامکان آپ کی قدردانی کی جاتی ہے لیکن جو کچھ دوسروں کے خراب مذہب کے بارے میں لکھا ہے

''امور سلطنت را بمذہب چہ نسبت و کارہائے سلطنت را بتعصب چہ دخل''

یعنی سلطنت کے کاروبار کو مذہب سے کیا تعلق اور سلطنت کے انتظام میں تعصب کو کیا دخل تم اپنے دین پر اور وہ اپنے مذہب پر قائم رہو اور مزید لکھا کہ اگر میں تمہارے فرمودہ کے بموجب عمل کروں تو تمام ہندو راجاؤں اور ان کی رعایا کو جڑ سے اکھیڑ دوں قابل آدمیوں کو ہٹانا عقلمندوں کے نزدیک نامناسب اور بے وقوفی ہے۔

(بحوالہ اورنگ زیب کی زندگی کا روشن اصول مصنفہ مہتا جیمنی جی سابق وکیل لائلپور پبلشر دشو ساہتیہ بھنڈار میرٹھ مطبوعہ پنڈت دھرم ویر مالک و پرنٹر ریفارمر پریس میرٹھ 1922)

اب دیکھئے کہ اورنگ زیب عالمگیر ایک باشرع مسلمان ہونے کے ساتھ کس قدر انصاف پسند اور حکومت کے معاملات میں سیکولر تھا۔ لہٰذا ہماری عاجزانہ درخواست ہے کہ گزشتہ تاریخ کو ردوبدل کر کے اور اس کے واقعات کو توڑ مروڑ کر پیش کر کے دو قوموں میں تفریق پیدا نہ کی جائے اب وہ مذموم وقت بھی آگیا ہے جبکہ گزشتہ تاریخ پر تیر چلا کر اس کو اپنے خود تراشیدہ خیالات کی طرف موڑنے میں کسی طرح کا کوئی باک محسوس نہیں کیا جاتا جو چاہتا ہے جیسے چاہتا ہے اپنی اکثریت یا حکومت کے نشہ میں چور تاریخ کے اوراق کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کر رہا ہے ایسا ہندوستان میں بھی ہو رہا ہے اور اس مذموم فعل سے پاکستان بھی بری نہیں ہے چھوٹے بچوں کی تاریخ کی کتب میں دو فرقوں کے درمیان نفرت و حقارت پیدا کرنے والے واقعات تاریخ کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کر کے خود اس میں داخل کئے جا رہے ہیں لہٰذا ایسے خوفناک اور انصاف سے عاری دور میں ہمیں تاریخ کو اس کا حق اور انصاف دلانے کی ضرورت ہے۔ (باقی) (منیر احمد خادم)